

وَقَدْ جَاءَكَ نُورٌ مِّن قِبَلِ رَبِّكَ

وَقَدْ جَاءَكَ نُورٌ مِّن قِبَلِ رَبِّكَ

وَقَدْ جَاءَكَ نُورٌ مِّن قِبَلِ رَبِّكَ

وادی ظلمت میں کیا نیلے ہو تم سب کو نہاں
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہو اذن افکار
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کار زار
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
میرے آنے سے ہو اکمل بچلہ برگ و بار

قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ مکمل آفتاب
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسمان سے وقت پر
ابن مریم ہوں مگر آتر نہیں میں چرخ سے
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ لے آوارگانِ دشت و حار

احمدی جنتی

تادیان

بعد مبارک

آقا محمد علی علیہ السلام صاحبزادہ زین العابدین محمد و محمد خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان

موتیہ

خاکسار محمد یامین تاجتادیان

احمدی جنتی کا سولہ سال

عمر کی ایک لکھی

فی کلان ہمار

411/117

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَهَكَذَا يُصَلِّيْ عَلَى سَيِّدِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحمت کے ساتھ
ہو الہ

احمدی اور غیر احمدی میں فرق کی صلیت

:(ایک صاحب کے خط کا جواب):

منجانب حضور پور حضرت امام جماعت احمدیہ دیان

:

امردوم بہت بڑا وقت چاہتا ہے اس لئے میں فی الحال
یہی فرض کر کے کہ آپ مجھ سے صرف ہماری جماعت کے عقائد
دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ نہ کہ ان کے دلائل۔ اجمالاً اپنے
عقائد کو بیان کر دیتا ہوں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اس امتیاز
اور اختلافات کی طرف اشارہ کر دوں گا جو ہمیں غیروں سے
ہے۔ ہمارے عقائد جن کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مختصر نقشہ
ہمارے مذہب کا ہیں میں کچھ سکتا ہوں ذیل میں درج ہے:-

مستی باری تعالیٰ اور وجود ملائکہ

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے اور ایک
وہ ان تمام صفات سے متصف ہے۔ جو کہ قرآن کریم میں بیان
کی گئی ہیں ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ملائکہ
اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور انساؤں سے علیحدہ وجود
ہیں۔ خیالی یا دھمی وجود نہیں۔ بلکہ حقیقتاً وہ ایک ایسی

کرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط
پہنچا۔ جس میں آپ نے وقت کا عذر کرتے ہوئے
چاہا ہے۔ کہ میں آپ کے لئے سلسلہ احمدیہ کے عقائد
کی اجمالاً تفصیل بیان کر دوں۔ مجھے اس امر سے
تو خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ کے دل میں سلسلہ احمدیہ کی
واقفیت بہم پہنچانے کی تحریک ہوئی لیکن میں آپ کے
مدعا کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں
آئی۔ کہ آیا آپ ان امور کے دلائل دریافت کرتے ہیں
جن میں ہمیں دوسرے فرقوں سے اختلاف ہے۔ یا تو
اتنی بات دریافت فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں لوگوں سے
کیا اختلاف ہے۔ اگر آپ کی مراد دلائل دریافت کرنا
نہیں ہے۔ بلکہ صرف اختلاف دریافت کرنا ہے۔ تو
میں اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہوں کہ بغیر دلائل کے
سمجھنے کے آپ ہم سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن

تشریعت حق اور مامورین الہی

ہمارا یہ یقین ہے کہ کلام شریعت اس موجودہ دنیا کے لئے قرآن کریم پر اگر ختم ہو گیا ہے۔ اور ہمیں اس بات پر یقین کہ حاملین شریعت کی آخری کڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نہ قرآن کریم کے بعد کوئی شرعی کتاب خدا کی طرف سے نازل ہو سکتی ہے۔ اور نہ رسول کریم صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی بعث ہو سکتا ہے۔ کہ جو کوئی نئے حکم کی طرف لوگوں کو توجہ دلائے۔ یا کسی نئے ہوئے حکم کو نئے طور پر دنیا میں قائم کرے۔ یعنی نہ وہ ہو سکتا ہے کہ شریعت میں کوئی زیادتی کی جائے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ کلام کا کوئی حکم دنیا میں ہی مٹ جائے۔ اور پھر کسی نئے نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ پھر ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا و قضا دنیا کی ہدایت کیلئے بعض انسانوں کو واسطے کلام کے حامل ہو سکیں قابلیت رکھتے ہیں۔ اور جو لوگوں کیلئے نمونہ بننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے کلام پر مشرف کر کے دنیا کی ہدایت کیلئے مامور کرتا رہتا ہے۔ جو کبھی کلام شریعت لیکر دنیا میں آتے ہیں۔ اور کبھی خالی ہدایت ہی لیکرتے ہیں یعنی اپنے لئے پھلنے ہی کے کلام شریعت کو جاری کرنے کیلئے یا اسکی تفسیر کرنے کیلئے آتے ہیں۔ خود اس کوئی ایسا کلام نہیں ہوتا جس میں کوئی نیا حکم ہو۔

تشریعت انبیاء کا وقت

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس قسم کے نبی جو شریعت پر نازل اور صرف پہلی ہی شریعت کی تفسیر اور تشریح کرنے کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ اور ایسے زمانے میں۔ جبکہ اختلاف اور روحانیت کو بعد اور خدا تعالیٰ سے دوری اور تقویٰ کی

ہستیاں ہیں۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے مادی اسباب کی آخری کڑی کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکام کیلئے عالم مخلوقات میں ایک ایسی حرکت پیدا کرتے ہیں۔ جو مختلف مابرج طے کر نیکی وہ نتائج پیدا کرتی ہیں۔ کہ جنکو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔

کلام الہی کی تشریح

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے کلام نازل کیا کرتا ہے۔ اور جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ہم اسکی حد بندی کر سکی کوئی وجہ نہیں پاتے جو خواہ لاکھوں سالوں خواہ کروڑوں سے خواہ اربوں سے۔ تبھی سے خدا تعالیٰ اپنے خاص خاص بندوں کی رہنمائی کیلئے کلام کرنا چلا آیا ہے۔ اور اب کرتا ہے۔ اور آئندہ کرتا رہیگا بلکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ کلام الہی کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ کلام الہی کی ایک قسم شریعت یعنی ایسا کلام جو شریعت کا حامل ہوتا ہے۔ اور ایک قسم تفسیر اور ہدایت ہے یعنی کلام شریعت کی تفسیر اس کلام کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔ اور اس کے سچے معنی بتا کر جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو تحقیق پسندی کی طرف توجہ دلاتی جاتی ہے خواہ وہ اسی کلام کے حال کے ذریعہ سے دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور خواہ اس سے پہلے کسی حال کلام کے ذریعے دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور ایک قسم الامام کی ہے جو اسکی غرض و ثوق اور یقین ہوتی ہے۔ اور ایک قسم الامام یہ ہے کہ اس میں انہماک و محبت نظر ہوتا ہے۔ اور ایک الامام یہ ہے کہ اس میں تنبیہ و نظر ہوتی ہے۔ ایسے کلام کا فرد کو مشرکوں کے اوپر بھی نازل ہو جاتے ہیں۔

کمی۔ اور نیکی کا فقدان کلام شریعت صحیح معنی کی قابلیت
اسوقت کے لوگوں کو مسدود رہا ہو۔ اور اگر کسی ام میں لوگ معنی
دریافت کر بھی لیں۔ تو اس قدر اختلاف آرائی ہو چکا ہو ہے
کہ کسی شخص کو یقین اور تسلی نہیں ہو سکتی۔ کہ یہی معنی درست
ہیں۔ اور جبکہ خدا تعالیٰ کی طاقات اور قدرت لوگوں کی نظر سے
بالکل مخفی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسکا وجود قصوں اور دانیوں
میں محدود ہو جاتا ہے۔ اور ایسے تازہ تازہ جلوے دنیا
میں نظر نہیں آتے۔ پس اسوقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ایسا نبی بھیجا جاتا ہے۔ جو کہ کلام الہی کی صحیح تفسیر جو اسکو
خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ لوگوں تک پہنچا دیتا ہے
اور تازہ نشانات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے کو
ظاہر کرتا ہے۔ جس سے وراثتی ایمان پر حقیقت ایک
کوڑی کے ایمان کے برابر حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ یقین
اور وثوق کے ایمان پر بدل جاتا ہے جسے بغیر ایمان نہیں ہو سکتا۔

امّت محمدیہ کا مامور

اور ہمارے یقین ہے۔ کہ اس امّت کی اصلاح اور درستی
کے لئے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا
رہے گا۔ اور ہم یہانتے ہیں۔ کہ قرآن کریم اور احادیث میں
اس زمانے کی نسبت مخصوص صفت کے ساتھ پیشگوئی کی گئی
تھی۔ کہ اس میں ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو رسول کریم صلعم
کی تعلیم کو پھیلا دے گا۔ جو صفحہ نش کا غور پر موجود ہوگی۔ لیکن
لوگوں کے قلوب پر مفقود ہو جاوے گی۔ اور بلحاظ ایمان الہی کے
وہ نریا پر اثر جاوے گی۔ اور وہ شخص آپ ہی کی امّت میں سے
ہوگا۔ اور وہ پھر قرآن شریعت کی حقیقت کو لوگوں پر ظاہر کرے گا
اور انکے ایمانوں کو تازہ کرے گا۔ اور ہمارے یقین ہے۔ کہ وہ

شخص موجود ظاہر ہو چکا ہے۔ اور اسکا نام میرزا غلام احمد
صاحب دینی ہے۔ ہم رسول کریم صلعم کی تباہی ہوئی ہدایت
اور آپ سے پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق یقین رکھتے
ہیں۔ کہ آپ مسیح موعود تھے جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے
عیسائیت کے فتنے کو پاش پاش کرنا ہے۔ اور آپ مہدی موعود
تھے۔ جنکے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی
ہی۔ اور آپ کرشن اور دوسرے اور بزرگ جوا قوام میں آئے
ہیں۔ ان کے قبل تھے جن ناموں کے ذریعے آپ نے اپنے ان قوموں
اسلام کی طرف لانا ہو غرض آپکے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے
تکمیل انشا تحت الملاء کا کام کرنا ہے۔ اور وہ کر رہا ہے۔

مامور کا مامنا ضروری ہے

ہمارے یقین ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے
اُس پر ایمان لانا۔ اسکا ساتھ دینا۔ اسکی جماعت میں داخل
ہونا۔ ضروری ہے۔ ورنہ وہ غرض اور غایت میں مفقود
ہو جاتی ہے جس کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور آیا کرتے
ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے ماموروں کی جماعت میں داخل نہ ہو
ضروری نہ ہو۔ تو چونکہ جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ نبی
کیلئے اسوقت پڑے لوگوں کی طرف سے مخالفت ضروری
ہے۔ کہ کسی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک غیر ضروری کام کے
لئے ساری دنیا کی مخالفت کو سہیڑے پیٹھے ایک
جماعت اس مقصد کو لیکر کھڑی ہو سکتی ہے۔ کہ اس
مامور کی تائید کرینگے۔ اور اسکے کام کو دنیا میں پھیلائینگے
اور انشا تحت کریں گے۔ جبکہ وہ یہ سمجھتی ہو۔ کہ بغیر اس کے
ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر ہی نہیں سکتے یہی حال
ہی۔ جسکی وجہ وہ دنیا کی اس اند ترین مخالفت کو

کہ جس سے بڑھ کر اور مخالفت نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے برداشت کرنے کیلئے طیار ہو جاتی ہے۔
دعاؤں کی قبولیت کا راز
 اور ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ مگر ان شرائط کے ساتھ جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اپنی قدرت اور اپنی طاقت کے نشانات خارج عادت کے طور پر دکھاتا ہے۔ مگر ان حد بندیوں کے ساتھ جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اپنی غیر محدود قدرت کے ثبوت دنیا کو دینا چاہتا ہے۔ مگر ان قیود کے ساتھ جو خود اس نے یہ ظہار کیلئے تجویز کیا

انسانی قبر کی حقیقت

اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ انسان جو مر جاتا ہے۔ اس کے اعمال کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں بھی جسکو قبر کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر جس سے مراد وحی کی قبر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے مراد وہ خاص مقام ہے جس پر مردوں کی ارواح رکھی جاتی ہیں۔ اور اس وقت بھی جبکہ یہ قبر کا زمانہ ختم ہو جائیگا۔ اور حشر کبیر کا زمانہ شروع ہو جائیگا۔

جزا سزا کی مامیت

اور ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو ہے وہ صفات کے ساتھ ساتھ اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کی رحمت عظیمہ کے ماتحت آخر ایک دن ایسا آئیگا کہ کام کے تمام بنی نوع انسان خواہ وہ کیسی ہی بدی اور برکاری اور کیسی ہی نفاق اور کفر میں شرک یا دھرت میں بھی مبتلا ہوں۔ انکو اس کی رحمت اپنے اندر پسٹ لیتی ہے اور بالآخر وہ بات جو انسان کی پیدائش کے وقت

خدا نے کہی۔ اور جس کا اس کے پیدا کرتے وقت اس نے ارادہ کیا پوری ہو جائیگی۔ یعنی۔ مَا خَلَقْتُ إِلَّا الْإِنْسَانَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ تمام کے تمام آخر اس کے عہد بندے اور اس کے عبادت گزار ہی ہو جائینگے۔ ہر شخص اپنے درجے کے مطابق بدلہ پائیگا۔ نہ کسی کی کوئی نیکی ضائع جائیگی۔ نہ کسی کی کوئی بدی ضائع جائیگی۔ ہر بدی انسان کے درجے کو نیچا کرے گی۔ ہر نیکی اس کے درجے کو اونچا کرے گی۔ نادان ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ آخر میں دوزخ کے سلسلہ کو مٹا دیا جائیگا۔ تو پھر سزا کا ہے کیا ہوئی۔ دنیا میں روزانہ لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ پھر وہ ٹھٹھ جاتا ہے۔ تو وہ سزا ہی کھلاتی ہے۔ اور یہ سزا تو اپنے زمانے کی وسعت میں اتنی ہے۔ کہ اس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسکو ابد کے طور پر یاد کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ گویا اسکو یوں سمجھنا چاہیے کہ وہ نہ ختم ہوئی ہو گی۔ تو کوئی شخص ایسا ہے۔ کہ ہوائی لمبی سزا کے برداشت کرنے کے لئے طیار ہو۔ پھر اس سے زیادہ اور کیا سزا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک خدا تعالیٰ کا مافوقان اس وقت جبکہ اس کے بھائی قرب الہی کے میدان میں دوڑ رہے ہونگے۔ اور آنا فائرو حانیت میں ترقی کر رہے ہونگے۔ اپنی آلودہ روح کو دوزخ کی آگ میں جلا کر مٹا کر رہا ہوگا۔ کسی گھڑ دوڑ کے سوار سے پوچھو کہ اگر اسکو دوڑتے وقت روک لیا جائے۔ اور یہ سمجھے وہ نہ کیا جاوے تو اس کو کتنا صدمہ پہنچتا ہے۔

انسانی روح کی ترقی

ہمارا یہ یقین اور وثوق ہے۔ کہ انسانی روح ترقی

کہ تکرار کے ایک ایسے وسیعہ حاصل کریں گی جس کا اسکی طاقتیں
موجودہ طاقتوں کی نسبت اتنی زیادہ ہونگی کہ اسکو ایک
نیا وجود کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ وہ اسی روح سے نشو و نما
پا لے گی اس کا نام ہی ہوگا۔ جو اسکو اب اس دنیا میں حاصل
ہے۔ اور اس وقت وہ اس قابل ہو جائیگی کہ وہ اللہ تعالیٰ
کے پیشے جلوہ کو دیکھے۔ اور ایسی رویت اسکو حاصل ہو
کہ باوجود اسکے کہ وہ حقیقی رویت نہ ہوگی۔ مگر بھی
اس دنیا کے مقابلے میں رویت اور یہ دنیا اس کے
مقابلے میں حجاب کلامی کی مستحی ہوگی۔

کلام ہدایت کی ضرورت

ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہو کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ
کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہود و نصاریٰ کا سلسلہ مخصوص کیا
ہوا ہے۔ اور باوجود قرآن شریف کی آیات کی موجودگی
کے کہ وہ باقی تمام قوموں کو خدا کے کلام اور اسکی نیکی
محروم رکھتے ہیں۔ اور ہمیں ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے
کہ انکی خیالی ہے کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کے بعد
پریم کے کلام کو روک دیا۔ حالانکہ کلام شریف کے سوا
کسی قسم کے کلام کے رکھنے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ کلام
شریعت کے کامل ہو جانے سے کلام ہدایت اور کلام
تفسیر کی ضرورت محروم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کی
ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے کہ اگر وہ کلام
شریعت آسکتا ہو۔ تو پھر کتنی سمجھنے کے کلام شریعت کے
حقنی ہو جائے میں چنداں حرج نہیں لیکن اگر کلام شریعت
آئندہ ہو جائے۔ تو پھر اسکی تفسیر کی بہت زیادہ ضرورت
ہو تی ہو۔ ورنہ ہدایت کی کوئی راہ ہی نہیں رہتی۔ اگر

کہا جائے کہ بندہ تفسیر کرتے ہیں۔ تو بندہ دل کی تفسیر
میں اتنا اختلاف ہو کہ ایک ایک تفسیر میں میں میں
متضاد خیالات بیان کیے ہوئے ہیں۔ کلام الہی تو
یقین اور وثوق کیلئے آتا ہے۔ امور مذہبی میں بھی
اگر شک اور شبہ ہی باقی رہا۔ تو نجات کہاں سے
حاصل ہوگی۔

مسح موسوی کے اصول اہم کی تشریح

اور ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہو کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ
اس اُمت کی اصلاح کیلئے موسوی سلسلہ کا مسح آسمان سے
ازل کیا جاوے گا۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ باہر سے کسی آدمی
کے منگوانے میں رسول کریم صلعم کی تشریح جب تک کہ
شاگرد اور آپ ہی سے فیض یافتہ انسان اُمت کی اصلاح
کا کام کر سکتے ہیں۔ تو باہر سے کسی آدمی کے لانے کی کیا
ضرورت ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کسی ایسے
آدمی کے انکی ضرورت ہی نہیں۔ دین اور مذہب کامل
ہو چکا ہو۔ اب کسی قسم کے مامور کی ضرورت نہیں۔

مامور کے آئے کی ضرورت

ہمیں ان لوگوں کو یہ بھی اختلاف ہو کہ یہ کہہ کر ایمان
رکھتے ہیں کہ مامور کے آنے کی غرض محض شریعت کا
لانہیں ہوتا۔ بلکہ جب کہ تیار کیا گیا ہے۔ کلام الہی کی صحیح
تفسیر اور یقین اور وثوق کا پیدا کرنا ہے۔ اور ایسے نمونے
سے لوگوں کی اصلاح کرنا اس کا کام ہوتا ہو شریعت کے
حائل ہو جانے سے یہ ضرورت میں پوری نہیں ہو جاتی۔

صرف اسی صورت میں رسول کریم صلعم کے بعد پریم
کے مامور کی ضرورت پائل ہو سکتی ہے جس کا اُمت مجید

میں کسی قسم کا فساد پیدا ہی نہ ہوتا لیکن ذرا بھی کوئی شخص
 آنکھ کھول کر دیکھے۔ تو چاروں طرف اُس کا فساد ہی فساد
 نظر آئے گا۔ پھر کیسے تعجب بلکہ حافت کی بات ہو کہ لوگ کہتے
 ہیں کہ رسول کریم صلعم کے بعد بیماری تو ہوگی لیکن آپ
 اتنے بڑے وجود ہیں کہ آپ کے بعد طبیب نہیں ہوگا۔ اگر
 بیماری ہوگی۔ تو طبیب بھی ضرور ہوگا۔ اگر طبیب نہیں
 تو پھر بیماری بھی نہیں ہوگی۔ مگر مسلمانوں کی کمزوری تو
 اب اندھیوں کو بھی نظر آتی ہے :

قرآنی معارف لا محذور ہیں

پھر ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ قرآن شریف
 اپنے معارف اور مطالب ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے مگر ہمارے
 مخالف لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب معارف پہچاننے والے لوگوں
 ختم ہو گئے۔ اب یہ کلام ایسی بڑی کی طرح ہے جس سے
 سارا گوشت کھایا گیا ہو۔ مگر تعجب ہے کہ دنیا کے ہر حصے
 میں ہونے والے علوم نکلیں۔ مگر خدا کے کلام میں سے کوئی نہ نکلتا :

دعا میں قبول ہوتی ہیں

پھر ہمارا یہ اختلاف ہے کہ ہم لوگ اس بات پر یقین اور
 وثوق رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی دعائیں سنتا
 ہے۔ مگر یہ لوگ ان باتوں کی ہنس مارتے ہیں +
مکالمہ النبی کا دروازہ کھلا ہے
 پھر ہم لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کے
 ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہو اور ہم میں ہی ہوتوں
 کرتا ہو لیکن دوسرے لوگ اس پر ہنس مارتے ہیں :

امکان کذب باری کی تردید

پھر ہم لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان شرائط

کے ساتھ اپنی قدرت نشان اب بھی ظاہر کرتا ہے جو قرآن
 شریف میں اُس نے بتائے ہیں۔ لیکن ہماری مخالفت
 گروہ ہیں۔ ایک تو وہ جو کہتا ہے کہ اس تعلیم کے
 زمانے میں اس جہالت کی باتیں مت کرو۔ اور دوسرا
 گروہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی
 ہو سکتی ہو۔ جبکہ اس کے اپنے مقرر کردہ قوانین بھی توڑے
 جائیں۔ اور وہ اپنی سنتوں کے خلاف کرے پس وہ
 ایسی باتیں سمجھنی چاہتے ہیں کہ جن کی نسبت خدا خود
 فرماتا ہے کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ وہ عالم کھلتے
 ہوئے بھی ان باتوں پر بخشنے کرنے لگ جاتے ہیں کہ
 کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہو۔ کیونکہ جھوٹ بول سکتا
 اُس کی قدرت کے خلاف ہے۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ
 جھوٹ بولنا تو کمزوری کی علامت ہے یہ عجیب قدرت
 کی دلیل ہے کہ چونکہ وہ کمزور نہیں اس لئے وہ قادر نہیں :

الہی وعدوں کا انتظار

اسی طرح ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ یہ لوگ اپنی
 نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو
 چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کو بھلا دیا ہے۔ اور اس لئے
 انکو اسلام کے زندہ کرنے کیلئے ایسی کوشش کی ضرورت
 ہے جس میں شریعت اور اس کی ہدایت کی کوئی پروا نہیں
 ہونی چاہیئے لیکن ہم لوگ اس بات کا یقین رکھتے
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی پہلے اسلام کو قائم کیا۔ اور
 اب بھی وہی قائم کریگا۔ اور ہم اس کے وعدوں کی وجہ
 مایوس نہیں اس لئے جلد باز نہیں۔ ہمیشہ جلد بازی
 مایوسی سے پرہیز ہوتی ہے :

مرنے کے بعد کی حالت

اور ہمارا ان لوگوں کو یہ اختلاف ہے کہ ہم بعثت ما بعد الموت کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس زندگی میں انسان نئی طاقتوں کے ساتھ مبعوث کیا جاتا ہے۔ وہ اسی روح میں سے نشوونما پا کر اس حالت کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہی ذرات اور یہی جسم وہاں نہیں جاتا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے حشر اجساد کے قائل نہیں۔

نعمائے جنت کی کیفیت

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جنت کی نعمتیں بعینہ اسی رنگ میں ظاہر ہونگی کہ جس رنگ میں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن ہم ساتھ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ وہاں کا عالم ہی اور ہے۔ اس لئے جس مادے کی چیزیں یہاں ہیں۔ اس مادے کی چیزیں وہاں نہیں ہونگی۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ اس عقیدے کی وجہ سے ہم جنت کے مُنکر ہو گئے۔

آتش دوزخ کی مہمیت

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دوزخ ایک آگ ہے لیکن ہم ساتھ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس دنیا کی آگ کی قسم نہیں بلکہ وہ اس آگ سے کئی باتوں میں ممتاز ہے۔ وہ اپنی سختی میں اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ انسان کے قلب کو صاف کر سکتی ہے۔ یہ آگ قلب کو صاف نہیں کرتی۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں ہم اس عقیدہ

کی وجہ سے دوزخ سے مُنکر ہو گئے ہیں۔

دوزخ کے عذاب سے رہائی ہوگی

ہمارا یہ یقین ہے کہ آخر اپنی سزاؤں کو بھگت کر اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو پانے کی قابلیت حاصل کر کے انسان دوزخ میں سے نکالے جا کر جنت میں داخل کیے جاویں گے۔ اور سب کے سب آخر خدا تعالیٰ کی نعمت کے وارث ہو جائیں گے۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے ہم ابدی عذاب کے مُنکر ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کی رحمت کو چھوڑ کر ہم ان کے ابدی عذاب کو کیا کریں وہ نادان ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم ابدی عذاب کے قائل نہیں۔ ہم نہ مٹنے والے اور نہ کٹنے والے عذاب کے قائل نہیں۔

اصولی اختلاف کا خلاصہ

یہ تو اصولی باتیں ہیں جن میں ہمیں لوگوں سے اختلاف ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی تفسیروں میں انہی اصولوں کے ماتحت پھر ایک وسیع خلیج ہمارے اُنکے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تنگ حوصلگی کے ماتحت قرآن کریم کے معنی کرتے ہیں۔ ہم قرآن کریم کو الہام کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ پس یہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق ہے۔ اگر اس سے آپ کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو میرے لئے خوشی کا موجب ہے۔ ورنہ اتنا علم کم ہوتا ہے کہ ہم میں اور ہمارے غیروں میں کیا فرق ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)
دربارہ جلد ۲۲ نمبر ۱۶

مختصر تاریخ سلسلہ احمدیہ

ابن سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بمقام قادیان سکھوں کے عہد حکومت کے آخری ایام میں قریباً ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ خاندان کے لحاظ سے آپ مغل تھے۔ بچپن میں معمولی تعلیم فارسی و عربی میں مختلف استادوں سے حاصل کی۔ جوانی کے زمانہ میں مختلف مذاہب کی کتب کا مطالعہ فرماتے تھے اور قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب کو بکثرت اور نہایت غور سے دیکھتے تھے۔ ہمیشہ خلوت نشینی اور علیحدگی کو پسند کیا اور عبادت الہی و یاد خدا میں جوانی کی عمر گزاری۔ ۱۸۹۵ء کے قریب آپ پر امام الہی ہونے شروع ہوئے اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ آپ کا شعلہء میں بذریعہ آپ کی پہلی کتاب براہین احمدیہ عام طور پر ملہم میں شائع ہوا۔ اور اسی کتاب کے ذریعہ آپ کا دعویٰ مجددیت بھی بموجب حدیث ان اللہ یبعث لہذا الامۃ علیہا رسولاً من کل ماۃ من یجد ذلکھا یدفعنا الیہ عام قبولیت حاصل کر چکا تھا۔ کتاب براہین احمدیہ میں آپ کی گذشتہ اور آئندہ پیشگوئیاں اور آپ کا دعویٰ درج تھا۔ عام طور پر مسلمانوں میں قبول ہوئی۔ تاہم باوجود لوگوں کے اصرار کے بیعت لینے سے انکار فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ سے اصرار کیا کہ ہم ۱۸۹۸ء بمقام لڑھیانہ آپ نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔ جس پر بہت لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹۹ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے تصریح پا کر یہ اعلان کیا کہ اگر کوئی تعلیم اسلام مسیح بنی اسرائیل و یسوع پر چلے میں۔ اور جس مسیح کے انبیاء عہدہ دیا گیا تھا وہ آپ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے پانچ دعویٰ مسیح موعود و مہدی موعود ہونے کا مفصل طور پر بذریعہ تین کتابوں تو حیح مرام۔ فتح اسلام۔ از الہام کے تمام ملک میں رح دلائل شائع کیا جس پر ہر مذہب و ملت کی طرف سے وہ طوفان مخالفت اٹھایا۔ بیان سے باہر ہے۔ ہر مخالف نے آپ کو مالی و جانی نقصان پہنچایا اور تکلیف دینا شروع کیا۔ مگر آپ اتنی سخی و الفت کے باوجود قتل علی اللہ اپنے کام میں لگے۔ یہی اور سلسلہ دین بدن ترقی کر گیا۔ شعلہء کیمیا و فائنٹ قریب ۱۰ سالہ میں بذریعہ امام الہی خیر یانے پر کتاب الوصیت لکھ کر شائع کی۔ اور ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں شعلہء بمقام لاہور انجے دن کے کپ کا وصال ہوا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۹ء کو بمقام قادیان آپ کا جسد مبارک بقرہ اہشتی میں دفن کیا گیا۔ اور ۲۷ مئی ۱۹۰۹ء ہی دن جلہ از کینہیں احمدیہ اور جماعت سلسلہ عالیہ عہدہ شفقہ طور پر حضرت مولانا مولیٰ فی الدین رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین خلیفہ اول مسیح موعود منتخب کیا آپ کی خلافت ۶ سالہ کے بعد جبکہ ۳ مارچ ۱۹۱۵ء کو خلیفہ اول کی وفات ہوئی تھی۔ آپ کی خلافت دوم کا دور شروع ہوا یعنی ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء کو حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد ابن مسیح کو جماعت شفقہ طور خلیفہ المسیح ثانی منتخب کیا۔ اور بفضل جنت حیات میں اس خلافت میں شعلہء سلسلہ احمدیہ کو تقویت پہنچی۔ اہل مرثیہ شمس مبارک میں لوگ حضور کو بیعت میں اعلیٰ کر کے عہدہ خلیفہ

تاریخ

آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

.. (مشکوٰۃ شریف کی بعض روایات) ..

درا کہ اے مسلمانو! تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے گزری ہوئی امتوں کے قدم بقدم چلو گے بالشت بالشت اور ہاتھ بھاتھ جیسی کہ اگر وہ گاہ کے سورخ میں بھی داخل ہو گئی۔ تو تم بھی ایسا ہی کرو گے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔ اپنے فرمایا۔ وہ نہیں تو اور کون؟ (۳) اور ایک روایت میں آتا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھوسہ رہ جائیگا جس طرح جو یا کبھی رکاب مجھوسہ ہوتا ہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کی بالکل پروا نہ کرے گا۔ (۴) اور ایک روایت یوں آتی ہے کہ قریب سے کہ تمھارے خلاف دوسری امتیں ایک دوسرے کو مہرے کے لئے بلائیں جس طرح کھانے والا اپنے بزن کی طرف دوسروں کو دھت دیتا ہے یعنی تم دوسروں کی خوراک بن جاؤ گے۔ اور وہ ایک دوسرے کو تم پر دعوت دینے کی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس دن محفوظ رہیں گے فرمایا بلکہ تم اس دن شیر ہو گے لیکن تم جھاگ کی طرح ہو گے جو کھانے کے لئے کھڑے ہو جاتی ہیں یعنی نہایت درجہ برائی حالت میں ہو گے۔ اور اللہ تمھارے دشمنوں کے دلوں میں تمھارا رعب نکال دیگا۔ اور تمھارے دلوں میں کمزوری ڈال دیگا۔ عرض کیا گیا کہ کمزوری ہو کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر یعنی بزدلی کی وجہ سے نیک کاموں سے روک جائے گا۔ (۵) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میرے بعد ایک زمانہ میں ایسے آئمہ علماء پیدا ہوں گے جو میری ہدایت ہدایت پائیں گے

اور میری سنت پر کاربند ہوں گے۔ اور میری امت میں لوگ پیدا ہوں گے جنکے دل شیطانوں کے دل ہوں گے۔ گو جسم ان کے سے ہوں گے۔ (۶) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے علماء کی حیات ہوگی کہ وہ آسمانی نیچے پرت ترین مخلوق ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ علم اللہ جائیگا اور جہالت کی کثرت ہوگی۔ زمانہ شرارتخوری کی بھی کثرت ہوگی۔ (۷) اور ایک روایت میں آتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کلم مسلمانوں کی حالت ایسی ہوگی کہ تعداد میں تو کثرت ہوگی مگر دل بڑھو ہو گے۔ (۸) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت تشریفوں میں منقسم ہو جائیگی بنی و صرف ایک بنی پر ہوگا۔ (۹) اور ایک روایت ہے کہ ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا لیکن اگر وہ نہ اٹھے گا تو بچہ بھی ایک نامی الٰہی شخص آئے گا ایمان کا چرخہ پھیلا دے گا جس پر اسلام کے عظیم الشان مجدد مسیح اور مسیح کی آمد مقدّر ہے۔ (۱۰) مسیح موعود کے وقت میرا طعن ہوگی (مسیح سلم) اور کمال الدین میں لکھا ہے کہ امام محمدؑ کے زمانہ میں دو تیس سو تیرے موت اور فیہ موت مسیح موت تو تیار ہو اور فیہ موت طاعون۔

زادین احمد انھار دلی سو فرمائیے کیا ان کو علماء طاعون میں ہیں یا نیکان کی یہ پتھر تباہیے جو کہ گواہ شہادت دہلی میں مسیح کماں ہیں مارا اور دلی بات کہ شہر قدس مسیح موعود سے زاعلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ صحیح اور آپ ہی موعود حقیقی ہیں۔ آپ کو گنہگار نہ ہو جس ہزار غیروں کو جو مجبوراً دلی رو کر دیا گیا ہے انہی کی رو سے حضرت آدمؑ کی رشتہ کی کہ برکھ لو۔

مکمل تبلیغ

(مقدمہ کلام حضرت منہاج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتهار یکم و دوم میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کیلئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے اس کی محفل شرائط کی تشریح یہ ہے۔

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ میں وہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شریک سے جنت نہ ہوں گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی بوجھوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کسی ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتیٰ الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی عبادت و تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔ چہاں کہ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی بوجھوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال، بیخ و راحت اور غم و غصہ اور تسرور و غم اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت رضی بقضائے ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہیں پھیرے گا۔ بلکہ گے قدم بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہو اوپس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکمت کو بظنی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم۔ یہ کہ بکسر اور سخت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور سخی زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد عطاقتوں اور نعمتوں سے ہنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ یا قرار اطاعت در معرفت باندہ کہ اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں یا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اسکی نفیر ذمیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ ^{مستفاد} و از ازاہ الامام

یہ وہ شرائط ہیں کہ جو بیعت کرنے والوں کیلئے ضروری ہیں۔

مسیح موعود کے آن کی غرض کیا ہے

..... (مفسر کے الفاظ مقدسہ میں)

سو خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں۔ اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کو جو دلوں پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک فسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے تار ہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں نہ بانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ نصرت مسیحؑ نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے۔ یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ تاسچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہو گا۔ بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو میں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں۔ اور یہی کام ہیں۔ جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اور منجملہ ان امور کے جو میرے مامور ہونے کی علت غائی ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کو قوی کرنا ہے۔ اور اُن کو خدا اور اُس کی کتاب اور اُس کے رسولؐ کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا اور یہ طریق ایمان کی تقویت کا وہ طور ہے میرا مانتہ سے ظہور میں آیا ہے۔

اول۔ قرآن شریف کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنی۔ اور اُس کے عجازی حقائق اور معارف اور انوار اور برکت کو ظاہر کرنے سے جن سے قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ میری کتابوں کو دیکھنے والے اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ وہ کتابیں قرآن شریف کے عجائب اسرار اور نکات پر ہیں اور ہمیشہ یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ جس قدر مسلمانوں کا علم ترقی کر گیا اُسی قدر اُن کا ایمان بھی ترقی پذیر ہو گا۔

دوسرا طریق جو مسلمانوں کا ایمان قوی کرنے کے لئے مجھے عطا کیا گیا ہے تائیدات سماوی اور دُعاؤں کا قبول ہونا اور نشاؤں کا ظاہر ہونا ہے۔ (کتاب البریۃ ص ۲۵۳ حاشیہ)

تَحَرُّی پر دعویٰ تھے

..... (از حضرت مسیح موعودؑ)

اے لوگو! تم یقینی سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر وقت تک مجھ سے دفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارا چھوٹا اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سب سے کڑے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ نکل ہو جائیں۔ تب بھی خدا تمہاری دعا کو نہیں سنیگا۔ اور نہیں رکیگا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ۔ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں۔ اور صادقوں کے اور۔ اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کیے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے۔ اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے۔ مگر ممکن نہیں کہ میں اس میں شستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں۔

انسان کیا ہے محض ایک کپڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضافہ۔ پس کیونکہ میں حی و قیوم کے حکم کو ایک مضافہ کیلئے مال دوں جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکتذین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آئینے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں۔ اور پھر جانیکے لئے بھی ایک موسم پس یقیناً سمجھ کر میں نے بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت ڈرو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کرو۔ (داربعین ص ۳۳)

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (سورہ یونس ۷۸) کہ میں تم میں اس دعویٰ سے قبل اپنی زندگی گزار چکا ہوں۔ کیا تم اس پاک زندگی کو دیکھ کر عقل سے کام نہیں لیتے؛ اس کے متعلق بھی حضرت اقدس نے تحدیٰ فرمائی اور تم کو ٹی عیب۔ افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تاہم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون ہے جو میرے سوا خ زندگی میں نہ کہتے جینی کہ سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور بچنے والوں کیلئے یہ دلیل ہے؛ (تذکرۃ الشہداء ص ۳۳)

مولوی محمد حسین بالوی لکھتے ہیں: ”مؤلف براہین محمدیہ مخالف موفقی کے تجربے کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم دیر سہ کار و فائدہ شعار ہے“ (اشاعت السنۃ جلد ۷ نمبر ۷)

مولوی شفاء اللہ صاحب امرت سری لکھتے ہیں: ”براہین مک میں مرزا صاحب نے حسن ظن تھا چنانچہ ایک فوجی جی عمر کوئی ۱۷-۱۸ سال کی تھی میں بشوق زیارت ہالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا“ (رسالہ تاریخ مرزا ص ۷۷)

آیت خاتم النبیین و حدیث لابی بعدی کی تشریح

مرقومہ حضرت سید محمد اسحق صاحب لابی قاضی

خاتم النبیین میں ایک لفظ خاتم ہے اور دوسرا النبیین۔ خاتم کے معنی روکنے والے یا بند کر نیوالے کے نہیں بلکہ خاتم کے معنی ہیں۔ مہر اور مہر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون خط یا کتاب کی تصدیق ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ یہ خط یا مضمون یا کتاب غیر مستند نہیں بلکہ صاحب مہر اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پس ان معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے خاتم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی ہے۔ اگر آپ کا وجود باوجود دنیا میں نہ آتا تو کسی نبی کی نبوت وجہ ان کی کتابوں کے محرف و تبدیل ہونے کے ثابت نہیں ہو سکتی تھی لیکن آنحضرت صلعم کی آمد سے تمام انبیاء گذشتہ کی تصدیق ہو گئی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ خاتم کے معنی بند کر نیوالے کے ہیں تو بھی یہ بات نہیں ثابت ہوئی کہ کسی قسم کا نبی بھی نہیں آ سکتا۔ کیوں خاتم مضاف ہے النبیین کا۔ النبیین کا ال ضروری نہیں کہ استغراقی ہو۔ کیونکہ یہی لفظ النبیین قرآن مجید میں اور مقام پر بھی آیا ہے اور وہاں اسے نبی مراد نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَیَقْتُلُونَ النَّبِیْنَ۔ حالانکہ سارے نبی قتل نہیں ہوئے۔ اسی طرح خاتم النبیین میں نحو کی رو سے اجازت ہے کہ ال استغراق نہ ہو بلکہ خاص نبی مراد ہوں یعنی آپ روکنے والے ہیں خاص قسم کے نبیوں کے یعنی صاحب شریعت نبیوں کے اور یہ ہمارا بھی اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہو سکتا۔

لابی بعدی لابی بعدی میں لفظ لابی اور لا ہمیشہ ذات ہی کی نفی نہیں کرتا بلکہ موصوف کی بھی نفی کرتا ہے۔ پس نحو کی رو سے جائز ہے کہ لابی میں ذات کی نفی نہ ہو۔ بلکہ موصوف کی نفی ہو۔ اسکی چند مثالیں ہیں۔ لَا فِتْنَى إِلَّا عَلَىٰ كَاسِيَتِ الْأَذْوَاقِ الْفَقَارِ۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ حضرت علی کے سوا کوئی فتنی نہیں۔ اور نہ یہ کہ لفظ فقر کے سوا کوئی تلوار نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے اس قسم کا فتنی نہیں اور اس قسم کی تلوار نہیں۔ اسی طرح رسول کریم فرماتے ہیں۔ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِغَاثَةِ الْكُتُبِ وَلَا دِينَ لَّنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ وَلَا إِيْمَانَ لَّنْ لَا أَمَانَةَ پھر یہ بھی سنئے کہ طبع لابی بعدی رسول کریم کا قول ہے۔ اسی طرح رسول کریم کا یہ قول بھی بخاری شریف میں ہے۔ إِذَا هَلَكَ كَسْرٌ فَلَا كَسْرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ۔ اگر یہاں ذات کی نفی ہو تو یہ واقعات کے خلاف ہے کیونکہ اس موجودہ قیصر کے بعد بھی اس کا بیٹا قیصر ہوگا۔ اسلئے لَا قَيْصَرَ کے یہ معنی ہوئے پہلے قیصر یا قیصر نہ ہوگا۔ اسی طرح لابی بعدی کے معنی ہوئے کہ میرے بعد یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔ اور لَا قَيْصَرَ کے معنی ہم نے اپنی طرف سے نہیں کیے۔ بلکہ بخاری کی مشہور شرح فتح الباری میں اس حدیث کے ماتحت لکھا ہے قَالَ الْخَطَّابِيُّ مَعْنَاهُ لَا قَيْصَرَ بَعْدَكَ مِثْلَ مَا لَمْ يَكُنْ قَيْصَرَ وَلَا قَيْصَرَ

پنج ارکان اسلام کی فلاسفی

کلمہ طیبہ کہ کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا اقرار ہے اور اپنی عبودیت کا اظہار ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ قابل پرستش صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمام انسان اس کی فرمانبرداری اور اطاعت پر مجبور ہیں۔ پس کلمہ طیبہ تعظیم لامر اللہ کے اظہار کا اقرار ہے۔

نماز اور اس قول کو نماز میں عمل دیکھا گیا ہے۔ اور یہ پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر دکھادی کہ یوں عظمت الہیہ کو ظاہر کرنا چاہیے پس کلمہ طیبہ دل و زبان کی عبادت تھی۔ اور نماز تمام جوانی انسانی کی عبادت ہے۔

روزہ روزہ میں اس بات کا تجربہ کیا جاتا ہے کہ جھوک اور پیاس اور آسائش سے محروم رہ کر انسان کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے پرہیز کیا جاتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے لئے دوسروں کی جھوک اور پیاس اور احتیاج کو بھول کر رہے۔ روزہ میں جب انسان اپنے کھانے پینے اور بیوی کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر کچھ غصہ کے لئے ترک کر دیتا ہے۔ تو دوسرے کا مال دوسرے کا کھانا اور دوسرے کی بیوی اسے کیے جائز اور حلال ہے۔ بلکہ اپنے کھانے پینے سے محتاجوں کو بھی دیتا رہے۔

زکوٰۃ انسان میں قربانی کی صفت اور اشار کا مادہ نہ ہو تو انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا۔ بخل بہت ہی بُری اور قبیح بات ہے۔ بخل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں نماز کا کثرت ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی زکوٰۃ کا حکم بھی فرمایا ہے۔ زکوٰۃ کہتے ہیں یا کھیر کر دینا۔ انسان خدا کا کما حقہ پرست اور عابد نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے مال کو اپنی جہد نہیں کر سکتا۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے خاص حصہ مال پر حصہ مقررہ لیا جائے۔ اور فقراء پر تقسیم کیا جائے۔

حج حج میں وطن کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ بال بچوں بیوی اور اقارب سے جدا اور علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ سفر کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ غرض کہ حج ایک سخت مجاہدہ ہے جو کہ نفس کشی کے لئے اسلام نے مقرر فرمایا ہے۔ حاجی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار تمام علاقے دنیا سے مجروح ہو کر ان مواضع اور مقامات میں سرگردان اور پریشان پھر تاجر جہاں اللہ تعالیٰ کا کلام کسی اللہ کے پیارے برادر تھا۔ اور اس گھر کی زیارت کرتا ہے۔ جہاں دن رات میں ایک منٹ کے لئے بھی ذکر الہی سے غفلت نہیں ہوتی۔ ایسے مقام پر برکات الہیہ کا بے شمار نزول ہوتا ہے۔ غرض کہ ارکان خمسہ اسلام اسلام کا خاکہ عین فطرتِ سلیمہ کے مطابق ہے۔ ان پر چلنے والا انسان کبھی بھی ہلاک نہیں ہو سکتا۔

واللہ یدعون الی دار السلام ویہدک من یشاء الی صراط مستقیم

روزہ	نماز	زکوٰۃ	حج	ہفتہ	اقوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اقوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اقوار	پیر	منگل
۱۴	۲۹	۲۰	۱۲	۱۸	۴	۲	۱۹	۱۳	۱۱	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۱۸	۳۰	۲۱	۱۳	۱۹	۵	۳	۲۰	۱۴	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۹	۳۱	۲۲	۱۴	۲۰	۶	۴	۲۱	۱۵	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۰	۳۲	۲۳	۱۵	۲۱	۷	۵	۲۲	۱۶	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۱	۳۳	۲۴	۱۶	۲۲	۸	۶	۲۳	۱۷	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۲۲	۳۴	۲۵	۱۷	۲۳	۹	۷	۲۴	۱۸	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۳	۳۵	۲۶	۱۸	۲۴	۱۰	۸	۲۵	۱۹	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۴	۳۶	۲۷	۱۹	۲۵	۱۱	۹	۲۶	۲۰	۱۸	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۵	۳۷	۲۸	۲۰	۲۶	۱۲	۱۰	۲۷	۲۱	۱۹	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۶	۳۸	۲۹	۲۱	۲۷	۱۳	۱۱	۲۸	۲۲	۲۰	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۷	۳۹	۳۰	۲۲	۲۸	۱۴	۱۲	۲۹	۲۳	۲۱	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۸	۴۰	۳۱	۲۳	۲۹	۱۵	۱۳	۳۰	۲۴	۲۲	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۲۹	۴۱	۳۲	۲۴	۳۰	۱۶	۱۴	۳۱	۲۵	۲۳	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۳۰	۴۲	۳۳	۲۵	۳۱	۱۷	۱۵	۳۲	۲۶	۲۴	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۳۱	۴۳	۳۴	۲۶	۳۲	۱۸	۱۶	۳۳	۲۷	۲۵	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۳۲	۴۴	۳۵	۲۷	۳۳	۱۹	۱۷	۳۴	۲۸	۲۶	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۳	۴۵	۳۶	۲۸	۳۴	۲۰	۱۸	۳۵	۲۹	۲۷	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۳۴	۴۶	۳۷	۲۹	۳۵	۲۱	۱۹	۳۶	۳۰	۲۸	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۵	۴۷	۳۸	۳۰	۳۶	۲۲	۲۰	۳۷	۳۱	۲۹	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۳۶	۴۸	۳۹	۳۱	۳۷	۲۳	۲۱	۳۸	۳۲	۳۰	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۳۷	۴۹	۴۰	۳۲	۳۸	۲۴	۲۲	۳۹	۳۳	۳۱	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۳۸	۵۰	۴۱	۳۳	۳۹	۲۵	۲۳	۴۰	۳۴	۳۲	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۳۹	۵۱	۴۲	۳۴	۴۰	۲۶	۲۴	۴۱	۳۵	۳۳	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۴۰	۵۲	۴۳	۳۵	۴۱	۲۷	۲۵	۴۲	۳۶	۳۴	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۴۱	۵۳	۴۴	۳۶	۴۲	۲۸	۲۶	۴۳	۳۷	۳۵	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۴۲	۵۴	۴۵	۳۷	۴۳	۲۹	۲۷	۴۴	۳۸	۳۶	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۴۳	۵۵	۴۶	۳۸	۴۴	۳۰	۲۸	۴۵	۳۹	۳۷	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
۴۴	۵۶	۴۷	۳۹	۴۵	۳۱	۲۹	۴۶	۴۰	۳۸	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۵	۵۷	۴۸	۴۰	۴۶	۳۲	۳۰	۴۷	۴۱	۳۹	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۴۶	۵۸	۴۹	۴۱	۴۷	۳۳	۳۱	۴۸	۴۲	۴۰	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۷	۵۹	۵۰	۴۲	۴۸	۳۴	۳۲	۴۹	۴۳	۴۱	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۴۸	۶۰	۵۱	۴۳	۴۹	۳۵	۳۳	۵۰	۴۴	۴۲	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۴۹	۶۱	۵۲	۴۴	۵۰	۳۶	۳۴	۵۱	۴۵	۴۳	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۵۰	۶۲	۵۳	۴۵	۵۱	۳۷	۳۵	۵۲	۴۶	۴۴	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۱	۶۳	۵۴	۴۶	۵۲	۳۸	۳۶	۵۳	۴۷	۴۵	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۵۲	۶۴	۵۵	۴۷	۵۳	۳۹	۳۷	۵۴	۴۸	۴۶	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۳	۶۵	۵۶	۴۸	۵۴	۴۰	۳۸	۵۵	۴۹	۴۷	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
۵۴	۶۶	۵۷	۴۹	۵۵	۴۱	۳۹	۵۶	۵۰	۴۸	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸
۵۵	۶۷	۵۸	۵۰	۵۶	۴۲	۴۰	۵۷	۵۱	۴۹	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹
۵۶	۶۸	۵۹	۵۱	۵۷	۴۳	۴۱	۵۸	۵۲	۵۰	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۵۷	۶۹	۶۰	۵۲	۵۸	۴۴	۴۲	۵۹	۵۳	۵۱	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۵۸	۷۰	۶۱	۵۳	۵۹	۴۵	۴۳	۶۰	۵۴	۵۲	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
۵۹	۷۱	۶۲	۵۴	۶۰	۴۶	۴۴	۶۱	۵۵	۵۳	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
۶۰	۷۲	۶۳	۵۵	۶۱	۴۷	۴۵	۶۲	۵۶	۵۴	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۱	۷۳	۶۴	۵۶	۶۲	۴۸	۴۶	۶۳	۵۷	۵۵	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۶۲	۷۴	۶۵	۵۷	۶۳	۴۹	۴۷	۶۴	۵۸	۵۶	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۶۳	۷۵	۶۶	۵۸	۶۴	۵۰	۴۸	۶۵	۵۹	۵۷	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
۶۴	۷۶	۶۷	۵۹	۶۵	۵۱	۴۹	۶۶	۶۰	۵۸	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۶۵	۷۷	۶۸	۶۰	۶۶	۵۲	۵۰	۶۷	۶۱	۵۹	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹
۶۶	۷۸	۶۹	۶۱	۶۷	۵۳	۵۱	۶۸	۶۲	۶۰	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۶۷	۷۹	۷۰	۶۲	۶۸	۵۴	۵۲	۶۹	۶۳	۶۱	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱
۶۸	۸۰	۷۱	۶۳	۶۹	۵۵	۵۳	۷۰	۶۴	۶۲	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۶۹	۸۱	۷۲	۶۴	۷۰	۵۶	۵۴	۷۱	۶۵	۶۳	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۷۰	۸۲	۷۳	۶۵	۷۱	۵۷	۵۵	۷۲	۶۶	۶۴	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴
۷۱	۸۳	۷۴	۶۶	۷۲	۵۸	۵۶	۷۳	۶۷</													

احمدی کی صدا

(عالمی تحفہ ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب مول سرجن بہتک)
ہوں اللہ کا بندہ محمد کی اُمت ہے احمد سے بیعت غلیقہ طاعت

میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں
خدا کی عبادت رسولوں کی نصرت قیام شریعت ہدیٰ کی اشاعت
میرا کام پوچھو تو میں احمدی ہوں

زمانہ سے ان بن سبھی میرے دشمن
گرازاں لپھو تو میں احمدی ہوں

سید کار اسود ریاکار احمد جو مغضوب ابیض تو دجال صفر
یہ مد نام لڑھو تو بس احمدی ہوں

طلب میں خدا کی بہت غل جہانی ہر اک دین دیکھا ہر اک ہاد عاکی

و ساوس رذائل ہو مجھ سے زائل یقین میرا کمال ہوں جنت میں داخل

بارام پو چھو تو میں احمدی ہوں
میں اشما راہماں نجات اور عرفان مقامات مرداں ملاقات یزداں

یہ فقام پڑھو تو میں احمدی ہوں
میں کہہ ہی سب کا حرم لینے رب کا جو کلجا عجم کا تو ماویٰ عرب کا

تاریخ کتاب برایین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی
تصنیف براہین احمدیہ ہر چہار جلد میں جن کو حضور پرنور نے اپنے اہتمام سے
۱۲۸۷ھ سے ۱۲۹۲ھ تک یکے بعد دیگرے ہر چہار حصہ طبع فرمائے لیکن حضور
س کو ۱۲۹۷ھ میں مکمل کر چکے تھے۔ جیسا کہ آپ کی فرمودہ تاریخ

من ہجری ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ ۵۔

کیا خوب ہے کتاب سبحان اللہ
اک دم میں کہے ہو دین حق سے آگاہ
تاریخ بھی۔ ماغفورہ۔ نکلا وہ وہ

[illegible]

غلبہ دین اسلام

(بندریہ حضرت مسیح موعودؑ)

روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حج قاطعہ اور برائین ساطعہ پر موقوف ہو اس عاجز کے ذریعہ سے مقدّر ہے۔ گو اُنکی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔ اور اگرچہ دین اسلام اپنے دلائل حقہ کے دوسے قدیم سے غالب چلا آیا ہے۔ اور ابتداء سے اسکے مخالف اُسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہوا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا کہ باعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو مالک متحدہ کی طرح بناتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ اس زمانہ میں ہر ایک ذریعہ شاعت دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہنچ گیا ہے۔ اور گود تیار بہت سی تاریخی اور ظلمت چھڑی ہے مگر بھیڑ بھی ضلالت کا دورہ اختتام پر پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گمراہی کا کمال رو بہ زوال نظر آتا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے ہی طبارت سلیمہ راط مستقیم کی تلاش میں لگ گئی ہیں۔ اور نیک اور پاکیزہ فطرتیں طریقہ حقہ کے مناسب حال ہوتی جاتی ہیں۔ سو بلاشبہ معقول اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عبد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صد ہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق رحمت فرما کر اور صد ہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ علم تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمائے اور اپنی حجت اُن پر پوری کرے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ **امم سابقہ** میں آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ اُن میں سے کسی کو نہیں دی گئیں وذلک فضل اللہ یوشیہ علیہ تعالیٰ

براہین احمدیہ ص ۵۸

ماہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
جمعہ	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
ہفتہ	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
اتوار	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
پیر	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
منگل	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
بدھ	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
جمعرات	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
جمعہ	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
ہفتہ	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
اتوار	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
پیر	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
منگل	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
بدھ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
جمعرات	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
جمعہ	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷

کلام مرتب احمدی ختمی

ہے کوئی دیوانہ بُت کا اور کوئی دینار کا
 عشق ہے مجھ کو پیار و احمد مختار کا
 میں ہوں پاک دنیٰ سا فام اک کرشن اقدار کا
 اس لئے تجھ کو سودا احمدی پر چار کا
 حق کا پہنچانا ہے اپنا کام ہر دم لے عزیز
 جیت کی فرحت نہیں ہے غم نہیں کچھ ہار کا
 مولویاں جہاں آپس میں ہیں سب جنگجو
 ہم کو یاں کھٹکا لگا ہے ہر گھڑی غیار کا
 وہ مسیح۔ حمدی کہتھی جس کی خردہ آگیا
 اے مخالف مان لے فرماں شہر ابرار کا
 دشمن نا آشنا غفلت کی چادر کو اتار
 پھل ملا کر نہ نہیں اچھا کبھی انکار کا
 تو تو انسان ہے پیارے انس کے جو ہر دکھا
 کیوں ہو یا پابند تو ابلیس ناہنجار کا
 عقل سے بیکار تجھ کو کر دیا ظلمت نے آہ
 سلسلہ دیکھا کبھی بڑھتا کسی بدکار کا
 حمدی آخر زماں یا مین آئے اس لئے
 شور برپا ہو گیا تھا کفر کے بازار کا

وَمَا قَتَلُوا وَمَا صَلَبُوا وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ
 مسیح کو قتل کیا نہ ہی اسے مصلوب کیا۔ لیکن انہیں یہ شبہ ہوا کہ مسیح مصلوب ہو گیا
 اور صلیبی موت سے مر گیا۔ حالانکہ وہ مصلوب نہیں ہوا اور نہ ہی صلیبی موت سے مر گیا۔
 ماں
 مشابہ المصلوب ضرور ہوا۔ اس کو مسیح کا طعون نہ تھا نہ بات نہیں تو چنانچہ یہودی اپنے اراد میں کام لے رہے

۱۹	۲۸	۲۰	۱۲	۲۰	۵	۱	ہفتہ
۲۰	۲۹	۲۱	۱۳	۲۱	۶	۲	اتوار
۲۱	۳۰	۲۲	۱۴	۲۲	۷	۳	پیر
۲۲	۳۱	۲۳	۱۵	۲۳	۸	۴	منگل
۲۳	۳۲	۲۴	۱۶	۲۴	۹	۵	بدھ
۲۴	۳	۲۵	۱۷	۲۵	۱۰	۶	جمعرات
۲۵	۴	۲۶	۱۸	۲۶	۱۱	۷	جمعہ
۲۶	۵	۲۷	۱۹	۲۷	۱۲	۸	ہفتہ
۲۷	۶	۲۸	۲۰	۲۸	۱۳	۹	اتوار
۲۸	۷	۲۹	۲۱	۲۹	۱۴	۱۰	پیر
۲۹	۸	۳۰	۲۲	۳۰	۱۵	۱۱	منگل
۳۰	۹	۳۱	۲۳	۳۱	۱۶	۱۲	بدھ
۳۱	۱۰	۳۲	۲۴	۳۲	۱۷	۱۳	جمعرات
۳۲	۱۱	۳۳	۲۵	۳۳	۱۸	۱۴	جمعہ
۳۳	۱۲	۳۴	۲۶	۳۴	۱۹	۱۵	ہفتہ
۳۴	۱۳	۳۵	۲۷	۳۵	۲۰	۱۶	اتوار
۳۵	۱۴	۳۶	۲۸	۳۶	۲۱	۱۷	پیر
۳۶	۱۵	۳۷	۲۹	۳۷	۲۲	۱۸	منگل
۳۷	۱۶	۳۸	۳۰	۳۸	۲۳	۱۹	بدھ
۳۸	۱۷	۳۹	۳۱	۳۹	۲۴	۲۰	جمعرات
۳۹	۱۸	۴۰	۳۲	۴۰	۲۵	۲۱	جمعہ
۴۰	۱۹	۴۱	۳۳	۴۱	۲۶	۲۲	ہفتہ
۴۱	۲۰	۴۲	۳۴	۴۲	۲۷	۲۳	اتوار
۴۲	۲۱	۴۳	۳۵	۴۳	۲۸	۲۴	پیر
۴۳	۲۲	۴۴	۳۶	۴۴	۲۹	۲۵	منگل
۴۴	۲۳	۴۵	۳۷	۴۵	۳۰	۲۶	بدھ
۴۵	۲۴	۴۶	۳۸	۴۶	۳۱	۲۷	جمعرات
۴۶	۲۵	۴۷	۳۹	۴۷	۳۲	۲۸	جمعہ
۴۷	۲۶	۴۸	۴۰	۴۸	۳۳	۲۹	ہفتہ
۴۸	۲۷	۴۹	۴۱	۴۹	۳۴	۳۰	اتوار
۴۹	۲۸	۵۰	۴۲	۵۰	۳۵	۳۱	پیر
۵۰	۲۹	۵۱	۴۳	۵۱	۳۶	۳۲	منگل
۵۱	۳۰	۵۲	۴۴	۵۲	۳۷	۳۳	بدھ
۵۲	۳۱	۵۳	۴۵	۵۳	۳۸	۳۴	جمعرات
۵۳	۳۲	۵۴	۴۶	۵۴	۳۹	۳۵	جمعہ
۵۴	۳۳	۵۵	۴۷	۵۵	۴۰	۳۶	ہفتہ
۵۵	۳۴	۵۶	۴۸	۵۶	۴۱	۳۷	اتوار
۵۶	۳۵	۵۷	۴۹	۵۷	۴۲	۳۸	پیر
۵۷	۳۶	۵۸	۵۰	۵۸	۴۳	۳۹	منگل
۵۸	۳۷	۵۹	۵۱	۵۹	۴۴	۴۰	بدھ
۵۹	۳۸	۶۰	۵۲	۶۰	۴۵	۴۱	جمعرات
۶۰	۳۹	۶۱	۵۳	۶۱	۴۶	۴۲	جمعہ
۶۱	۴۰	۶۲	۵۴	۶۲	۴۷	۴۳	ہفتہ
۶۲	۴۱	۶۳	۵۵	۶۳	۴۸	۴۴	اتوار
۶۳	۴۲	۶۴	۵۶	۶۴	۴۹	۴۵	پیر
۶۴	۴۳	۶۵	۵۷	۶۵	۵۰	۴۶	منگل
۶۵	۴۴	۶۶	۵۸	۶۶	۵۱	۴۷	بدھ
۶۶	۴۵	۶۷	۵۹	۶۷	۵۲	۴۸	جمعرات
۶۷	۴۶	۶۸	۶۰	۶۸	۵۳	۴۹	جمعہ
۶۸	۴۷	۶۹	۶۱	۶۹	۵۴	۵۰	ہفتہ
۶۹	۴۸	۷۰	۶۲	۷۰	۵۵	۵۱	اتوار
۷۰	۴۹	۷۱	۶۳	۷۱	۵۶	۵۲	پیر
۷۱	۵۰	۷۲	۶۴	۷۲	۵۷	۵۳	منگل
۷۲	۵۱	۷۳	۶۵	۷۳	۵۸	۵۴	بدھ
۷۳	۵۲	۷۴	۶۶	۷۴	۵۹	۵۵	جمعرات
۷۴	۵۳	۷۵	۶۷	۷۵	۶۰	۵۶	جمعہ
۷۵	۵۴	۷۶	۶۸	۷۶	۶۱	۵۷	ہفتہ
۷۶	۵۵	۷۷	۶۹	۷۷	۶۲	۵۸	اتوار
۷۷	۵۶	۷۸	۷۰	۷۸	۶۳	۵۹	پیر
۷۸	۵۷	۷۹	۷۱	۷۹	۶۴	۶۰	منگل
۷۹	۵۸	۸۰	۷۲	۸۰	۶۵	۶۱	بدھ
۸۰	۵۹	۸۱	۷۳	۸۱	۶۶	۶۲	جمعرات
۸۱	۶۰	۸۲	۷۴	۸۲	۶۷	۶۳	جمعہ
۸۲	۶۱	۸۳	۷۵	۸۳	۶۸	۶۴	ہفتہ
۸۳	۶۲	۸۴	۷۶	۸۴	۶۹	۶۵	اتوار
۸۴	۶۳	۸۵	۷۷	۸۵	۷۰	۶۶	پیر
۸۵	۶۴	۸۶	۷۸	۸۶	۷۱	۶۷	منگل
۸۶	۶۵	۸۷	۷۹	۸۷	۷۲	۶۸	بدھ
۸۷	۶۶	۸۸	۸۰	۸۸	۷۳	۶۹	جمعرات
۸۸	۶۷	۸۹	۸۱	۸۹	۷۴	۷۰	جمعہ
۸۹	۶۸	۹۰	۸۲	۹۰	۷۵	۷۱	ہفتہ
۹۰	۶۹	۹۱	۸۳	۹۱	۷۶	۷۲	اتوار
۹۱	۷۰	۹۲	۸۴	۹۲	۷۷	۷۳	پیر
۹۲	۷۱	۹۳	۸۵	۹۳	۷۸	۷۴	منگل
۹۳	۷۲	۹۴	۸۶	۹۴	۷۹	۷۵	بدھ
۹۴	۷۳	۹۵	۸۷	۹۵	۸۰	۷۶	جمعرات
۹۵	۷۴	۹۶	۸۸	۹۶	۸۱	۷۷	جمعہ
۹۶	۷۵	۹۷	۸۹	۹۷	۸۲	۷۸	ہفتہ
۹۷	۷۶	۹۸	۹۰	۹۸	۸۳	۷۹	اتوار
۹۸	۷۷	۹۹	۹۱	۹۹	۸۴	۸۰	پیر
۹۹	۷۸	۱۰۰	۹۲	۱۰۰	۸۵	۸۱	منگل
۱۰۰	۷۹	۱۰۱	۹۳	۱۰۱	۸۶	۸۲	بدھ
۱۰۱	۸۰	۱۰۲	۹۴	۱۰۲	۸۷	۸۳	جمعرات
۱۰۲	۸۱	۱۰۳	۹۵	۱۰۳	۸۸	۸۴	جمعہ
۱۰۳	۸۲	۱۰۴	۹۶	۱۰۴	۸۹	۸۵	ہفتہ
۱۰۴	۸۳	۱۰۵	۹۷	۱۰۵	۹۰	۸۶	اتوار
۱۰۵	۸۴	۱۰۶	۹۸	۱۰۶	۹۱	۸۷	پیر
۱۰۶	۸۵	۱۰۷	۹۹	۱۰۷	۹۲	۸۸	منگل
۱۰۷	۸۶	۱۰۸	۱۰۰	۱۰۸	۹۳	۸۹	بدھ
۱۰۸	۸۷	۱۰۹	۱۰۱	۱۰۹	۹۴	۹۰	جمعرات
۱۰۹	۸۸	۱۱۰	۱۰۲	۱۱۰	۹۵	۹۱	جمعہ
۱۱۰	۸۹	۱۱۱	۱۰۳	۱۱۱	۹۶	۹۲	ہفتہ
۱۱۱	۹۰	۱۱۲	۱۰۴	۱۱۲	۹۷	۹۳	اتوار
۱۱۲	۹۱	۱۱۳	۱۰۵	۱۱۳	۹۸	۹۴	پیر
۱۱۳	۹۲	۱۱۴	۱۰۶	۱۱۴	۹۹	۹۵	منگل
۱۱۴	۹۳	۱۱۵	۱۰۷	۱۱۵	۱۰۰	۹۶	بدھ
۱۱۵	۹۴	۱۱۶	۱۰۸	۱۱۶	۱۰۱	۹۷	جمعرات
۱۱۶	۹۵	۱۱۷	۱۰۹	۱۱۷	۱۰۲	۹۸	جمعہ
۱۱۷	۹۶	۱۱۸	۱۱۰	۱۱۸	۱۰۳	۹۹	ہفتہ
۱۱۸	۹۷	۱۱۹	۱۱۱	۱۱۹	۱۰۴	۱۰۰	اتوار
۱۱۹	۹۸	۱۲۰	۱۱۲	۱۲۰	۱۰۵	۱۰۱	پیر
۱۲۰	۹۹	۱۲۱	۱۱۳	۱۲۱	۱۰۶	۱۰۲	منگل
۱۲۱	۱۰۰	۱۲۲	۱۱۴	۱۲۲	۱۰۷	۱۰۳	بدھ
۱۲۲	۱۰۱	۱۲۳	۱۱۵	۱۲۳	۱۰۸	۱۰۴	جمعرات
۱۲۳	۱۰۲	۱۲۴	۱۱۶	۱۲۴	۱۰۹	۱۰۵	جمعہ
۱۲۴	۱۰۳	۱۲۵	۱۱۷	۱۲۵	۱۱۰	۱۰۶	ہفتہ
۱۲۵	۱۰۴	۱۲۶	۱۱۸	۱۲۶	۱۱۱	۱۰۷	اتوار
۱۲۶	۱۰۵	۱۲۷	۱۱۹	۱۲۷	۱۱۲	۱۰۸	پیر
۱۲۷	۱۰۶	۱۲۸	۱۲۰	۱۲۸	۱۱۳	۱۰۹	منگل
۱۲۸	۱۰۷	۱۲۹	۱۲۱	۱۲۹	۱۱۴	۱۱۰	بدھ
۱۲۹	۱۰۸	۱۳۰	۱۲۲	۱۳۰	۱۱۵	۱۱۱	جمعرات
۱۳۰	۱۰۹	۱۳۱	۱۲۳	۱۳۱	۱۱۶	۱۱۲	جمعہ
۱۳۱	۱۱۰	۱۳۲	۱۲۴	۱۳۲	۱۱۷	۱۱۳	ہفتہ
۱۳۲	۱۱۱	۱۳۳	۱۲۵	۱۳۳	۱۱۸	۱۱۴	اتوار
۱۳۳	۱۱۲	۱۳۴	۱۲۶	۱۳۴	۱۱۹	۱۱۵	پیر
۱۳۴	۱۱۳	۱۳۵	۱۲۷	۱۳۵	۱۲۰	۱۱۶	منگل
۱۳۵	۱۱۴	۱۳۶	۱۲۸	۱۳۶	۱۲۱	۱۱۷	بدھ
۱۳۶	۱۱۵	۱۳۷	۱۲۹	۱۳۷	۱۲۲	۱۱۸	جمعرات
۱۳۷	۱۱۶	۱۳۸	۱۳۰	۱۳۸	۱۲۳	۱۱۹	جمعہ
۱۳۸	۱۱۷	۱۳۹	۱۳۱	۱۳۹	۱۲۴	۱۲۰	ہفتہ
۱۳۹	۱۱۸	۱۴۰	۱۳۲	۱۴۰	۱۲۵	۱۲۱	اتوار
۱۴۰	۱۱۹	۱۴۱	۱۳۳	۱۴۱	۱۲۶	۱۲۲	پیر
۱۴۱	۱۲۰	۱۴۲	۱۳۴	۱۴۲	۱۲۷	۱۲۳	منگل
۱۴۲	۱۲۱	۱۴۳	۱۳۵	۱۴۳	۱۲۸	۱۲۴	بدھ
۱۴۳	۱۲۲	۱۴۴	۱۳۶	۱۴۴	۱۲۹	۱۲۵	جمعرات
۱۴۴	۱۲۳	۱۴۵	۱۳۷	۱۴۵	۱۳۰	۱۲۶	جمعہ
۱۴۵	۱۲۴	۱۴۶	۱۳۸	۱۴۶	۱۳۱	۱۲۷	ہفتہ
۱۴۶	۱۲۵	۱۴۷	۱۳۹	۱۴۷	۱۳۲	۱۲۸	اتوار
۱۴۷	۱۲۶	۱۴۸	۱۴۰	۱۴۸	۱۳۳	۱۲۹	پیر
۱۴۸	۱۲۷	۱۴۹	۱۴۱	۱۴۹	۱۳۴	۱۳۰	منگل
۱۴۹	۱۲۸	۱۵۰	۱۴۲	۱۵۰	۱۳۵	۱۳۱	بدھ
۱۵۰	۱۲۹	۱۵۱	۱۴۳	۱۵۱	۱۳۶	۱۳۲	جمعرات
۱۵۱	۱۳۰	۱۵۲	۱۴۴	۱۵۲	۱۳۷	۱۳۳	جمعہ
۱۵۲	۱۳۱	۱۵۳	۱۴۵	۱۵۳	۱۳۸	۱۳۴	ہفتہ
۱۵۳	۱۳۲	۱۵۴	۱۴۶	۱۵۴	۱۳۹	۱۳۵	اتوار
۱۵۴	۱۳۳	۱۵۵	۱۴۷	۱۵۵	۱۴۰	۱۳۶	پیر
۱۵۵	۱۳۴	۱۵۶	۱۴۸	۱۵۶	۱۴۱	۱۳۷	منگل
۱۵۶	۱۳۵	۱۵۷	۱۴۹	۱۵۷	۱۴۲	۱۳۸	بدھ
۱۵۷	۱۳۶	۱۵۸	۱۵۰	۱۵۸	۱۴۳	۱۳۹	جمعرات
۱۵۸	۱۳۷	۱۵۹	۱۵۱	۱۵۹	۱۴۴	۱۴۰	جمعہ
۱۵۹	۱۳۸	۱۶۰	۱۵۲	۱۶۰	۱۴۵	۱۴۱	ہفتہ
۱۶۰	۱۳۹	۱۶۱	۱۵۳	۱۶۱	۱۴۶	۱۴۲	اتوار
۱۶۱	۱۴۰	۱۶۲	۱۵۴	۱۶۲	۱۴۷	۱۴۳	پیر
۱۶۲	۱۴۱	۱۶۳	۱۵۵	۱۶۳	۱۴۸	۱۴۴	منگل
۱۶۳	۱۴۲	۱۶۴	۱۵۶	۱۶۴	۱۴۹	۱۴۵	بدھ
۱۶۴	۱۴۳	۱۶۵	۱۵۷	۱۶۵	۱۵۰	۱۴۶	جمعرات
۱۶۵	۱۴۴	۱۶۶	۱۵۸	۱۶۶	۱۵۱	۱۴۷	جمعہ
۱۶۶	۱۴۵	۱۶۷	۱۵۹	۱۶۷	۱۵۲	۱۴۸	ہفتہ
۱۶۷	۱۴۶	۱۶۸	۱۶۰	۱۶۸	۱۵۳	۱۴۹	اتوار
۱۶۸	۱۴۷	۱۶۹	۱۶۱	۱۶۹	۱۵۴	۱۵۰	پیر
۱۶۹	۱۴۸	۱۷۰	۱۶۲	۱۷۰	۱۵۵	۱۵۱	منگل
۱۷۰	۱۴۹	۱۷۱	۱۶۳	۱۷۱	۱۵۶	۱۵۲	بدھ
۱۷۱	۱۵۰	۱۷۲	۱۶۴	۱۷۲	۱۵۷	۱۵۳	جمعرات
۱۷۲	۱۵۱	۱۷۳	۱۶۵	۱۷۳	۱۵۸		

۱۸
۲۴
۲۱
۱۲
۱۹
۵
۱

۱۹
۲۸
۲۲
۱۳
۲۰
۶
۲

۲۰
۲۹
۲۳
۱۴
۲۱
۷
۳

۲۱
۳۰
۲۴
۱۵
۲۲
۸
۴

۲۲
۳۱
۲۵
۱۶
۲۳
۹
۵

۲۳
۳۲
۲۶
۱۷
۲۴
۱۰
۶

۲۴
۳۳
۲۷
۱۸
۲۵
۱۱
۷

۲۵
۳۴
۲۸
۱۹
۲۶
۱۲
۸

۲۶
۳۵
۲۹
۲۰
۲۷
۱۳
۹

۲۷
۳۶
۳۰
۲۱
۲۸
۱۴
۱۰

۲۸
۳۷
۳۱
۲۲
۲۹
۱۵
۱۱

۲۹
۳۸
۳۲
۲۳
۳۰
۱۶
۱۲

۳۰
۳۹
۳۳
۲۴
۳۱
۱۷
۱۳

۳۱
۴۰
۳۴
۲۵
۳۲
۱۸
۱۴

۳۲
۴۱
۳۵
۲۶
۳۳
۱۹
۱۵

۳۳
۴۲
۳۶
۲۷
۳۴
۲۰
۱۶

۳۴
۴۳
۳۷
۲۸
۳۵
۲۱
۱۷

۳۵
۴۴
۳۸
۲۹
۳۶
۲۲
۱۸

۳۶
۴۵
۳۹
۳۰
۳۷
۲۳
۱۹

۳۷
۴۶
۴۰
۳۱
۳۸
۲۴
۲۰

۳۸
۴۷
۴۱
۳۲
۳۹
۲۵
۲۱

۳۹
۴۸
۴۲
۳۳
۴۰
۲۶
۲۲

۴۰
۴۹
۴۳
۳۴
۴۱
۲۷
۲۳

۴۱
۵۰
۴۴
۳۵
۴۲
۲۸
۲۴

۴۲
۵۱
۴۵
۳۶
۴۳
۲۹
۲۵

۴۳
۵۲
۴۶
۳۷
۴۴
۳۰
۲۶

۴۴
۵۳
۴۷
۳۸
۴۵
۳۱
۲۷

۴۵
۵۴
۴۸
۳۹
۴۶
۳۲
۲۸

۴۶
۵۵
۴۹
۴۰
۴۷
۳۳
۲۹

۴۷
۵۶
۵۰
۴۱
۴۸
۳۴
۳۰

۴۸
۵۷
۵۱
۴۲
۴۹
۳۵
۳۱

۴۹
۵۸
۵۲
۴۳
۵۰
۳۶
۳۲

۵۰
۵۹
۵۳
۴۴
۵۱
۳۷
۳۳

۵۱
۶۰
۵۴
۴۵
۵۲
۳۸
۳۴

۵۲
۶۱
۵۵
۴۶
۵۳
۳۹
۳۵

۵۳
۶۲
۵۶
۴۷
۵۴
۴۰
۳۶

۵۴
۶۳
۵۷
۴۸
۵۵
۴۱
۳۷

۵۵
۶۴
۵۸
۴۹
۵۶
۴۲
۳۸

۵۶
۶۵
۵۹
۵۰
۵۷
۴۳
۳۹

۵۷
۶۶
۶۰
۵۱
۵۸
۴۴
۴۰

۵۸
۶۷
۶۱
۵۲
۵۹
۴۵
۴۱

۵۹
۶۸
۶۲
۵۳
۶۰
۴۶
۴۲

۶۰
۶۹
۶۳
۵۴
۶۱
۴۷
۴۳

۶۱
۷۰
۶۴
۵۵
۶۲
۴۸
۴۴

۶۲
۷۱
۶۵
۵۶
۶۳
۴۹
۴۵

۶۳
۷۲
۶۶
۵۷
۶۴
۵۰
۴۶

۶۴
۷۳
۶۷
۵۸
۶۵
۵۱
۴۷

۶۵
۷۴
۶۸
۵۹
۶۶
۵۲
۴۸

۶۶
۷۵
۶۹
۶۰
۶۷
۵۳
۴۹

۶۷
۷۶
۷۰
۶۱
۶۸
۵۴
۵۰

۶۸
۷۷
۷۱
۶۲
۶۹
۵۵
۵۱

۶۹
۷۸
۷۲
۶۳
۷۰
۵۶
۵۲

۷۰
۷۹
۷۳
۶۴
۷۱
۵۷
۵۳

۷۱
۸۰
۷۴
۶۵
۷۲
۵۸
۵۴

۷۲
۸۱
۷۵
۶۶
۷۳
۵۹
۵۵

۷۳
۸۲
۷۶
۶۷
۷۴
۶۰
۵۶

۷۴
۸۳
۷۷
۶۸
۷۵
۶۱
۵۷

۷۵
۸۴
۷۸
۶۹
۷۶
۶۲
۵۸

۷۶
۸۵
۷۹
۷۰
۷۷
۶۳
۵۹

۷۷
۸۶
۸۰
۷۱
۷۸
۶۴
۶۰

۷۸
۸۷
۸۱
۷۲
۷۹
۶۵
۶۱

۷۹
۸۸
۸۲
۷۳
۸۰
۶۶
۶۲

۸۰
۸۹
۸۳
۷۴
۸۱
۶۷
۶۳

۸۱
۹۰
۸۴
۷۵
۸۲
۶۸
۶۴

۸۲
۹۱
۸۵
۷۶
۸۳
۶۹
۶۵

۸۳
۹۲
۸۶
۷۷
۸۴
۷۰
۶۶

۸۴
۹۳
۸۷
۷۸
۸۵
۷۱
۶۷

۸۵
۹۴
۸۸
۷۹
۸۶
۷۲
۶۸

۸۶
۹۵
۸۹
۸۰
۸۷
۷۳
۶۹

۸۷
۹۶
۹۰
۸۱
۸۸
۷۴
۷۰

۸۸
۹۷
۹۱
۸۲
۸۹
۷۵
۷۱

۸۹
۹۸
۹۲
۸۳
۹۰
۷۶
۷۲

۹۰
۹۹
۹۳
۸۴
۹۱
۷۷
۷۳

۹۱
۱۰۰
۹۴
۸۵
۹۲
۷۸
۷۴

۹۲
۱۰۱
۹۵
۸۶
۹۳
۷۹
۷۵

۹۳
۱۰۲
۹۶
۸۷
۹۴
۸۰
۷۶

۹۴
۱۰۳
۹۷
۸۸
۹۵
۸۱
۷۷

۹۵
۱۰۴
۹۸
۸۹
۹۶
۸۲
۷۸

۹۶
۱۰۵
۹۹
۹۰
۹۷
۸۳
۷۹

۹۷
۱۰۶
۱۰۰
۹۱
۹۸
۸۴
۸۰

۹۸
۱۰۷
۱۰۱
۹۲
۹۹
۸۵
۸۱

۹۹
۱۰۸
۱۰۲
۹۳
۱۰۰
۸۶
۸۲

۱۰۰
۱۰۹
۱۰۳
۹۴
۱۰۱
۸۷
۸۳

۱۰۱
۱۱۰
۱۰۴
۹۵
۱۰۲
۸۸
۸۴

۱۰۲
۱۱۱
۱۰۵
۹۶
۱۰۳
۸۹
۸۵

۱۰۳
۱۱۲
۱۰۶
۹۷
۱۰۴
۹۰
۸۶

۱۰۴
۱۱۳
۱۰۷
۹۸
۱۰۵
۹۱
۸۷

۱۰۵
۱۱۴
۱۰۸
۹۹
۱۰۶
۹۲
۸۸

۱۰۶
۱۱۵
۱۰۹
۱۰۰
۱۰۷
۹۳
۸۹

۱۰۷
۱۱۶
۱۱۰
۱۰۱
۱۰۸
۹۴
۹۰

بیا حضرت مسیح عمو کی بیعت کی پہلی شاخ کی ٹوٹ جاتی ہے

ایک شخص نے حضور پر نور رسول کی جھوٹ کی بیعت کی بعد پہلی بیعت اگر کسی کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں؟

جواب از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت تو بہ کرتا ہے۔ تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی

ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو

تب بھی وہ مخالف اور معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالیٰ بیاں ظاہر کر رہا ہے اس وقت

اللہ تعالیٰ نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ صرف مسیح موعود ہی کی بیعت کو

قائم رکھا ہے۔ جو خاتم الخلفاء ہو کر آیا ہے۔ ہندوستان میں جس قدر

گدیاں اور مشائخ اور مرشد ہیں۔ سب سے ہمارا اختلاف ہے۔ بیعت دینی سلسلوں

میں ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ ان لوگوں کا ہمارے مسائل میں اختلاف

ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو شک ہو کہ وہ حق پر ہیں تو ہمارے ساتھ فیصلہ کر لیں۔

قرآن شریف کو محکم ٹھہراویں۔ اصل یہ ہے کہ اس وقت سب گدیاں ایک مردہ

کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور زندگی صرف اسی سلسلہ میں ہے جو خدا نے میرے

ہاتھ پر قائم کیا ہے۔ اب کیسا نادان ہو گا وہ شخص جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں

میں زندگی طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا تھا۔ کہ ایک زمانہ فوج انجیل کا

ہوا اور اسکے بعد ہدایت کا بہت بڑا زمانہ آوے۔ چنانچہ ہدایت کے دو ہی

بڑے زمانے ہیں جو دراصل ایک ہی ہیں۔ مگر ان کے درمیان ایک وقفہ ہے۔

اس لئے دو سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا

زمانہ تھا۔ اور دوسرا مسیح موعود کا زمانہ اور مسیح موعود کے زمانہ کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دوسرے کی بیعت کب جائز ہو سکتی ہے

اور قائم رہ سکتی ہے۔ یہ اس شخص کا زمانہ ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے دسرا رکھا اب اس کی بیعت کے سوا سب بیعتیں ٹوٹ گئیں

آریہ سماج کی موت

بچے اور چھوٹے مذہب میں اللہ تعالیٰ نے ایک کھلا کھلا امتیاز رکھا ہے۔ سچے مذہب سے مراد وہ مذہب یا وہ سلسلہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو بھیج کر دنیا میں قائم کرتا ہے اور چھوٹے مذہب سے مراد ایسا سلسلہ ہے جو زمینی لوگ اپنی کوششوں سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے قائم کرتا ہے وہ تو ان قدرت کے مطابق ابتدا میں ایک بیج کی طرح ہوتا ہے اور تدریج ترقی کرتا اور نشوونما پاتا ہے۔ اور ابتدا میں دنیا کے لوگ اس نازک پردہ کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جلد نیست و نابود ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ چھوٹے مذہب کا نشوونما ابتدا میں یا وہ ہوتا ہے چونکہ چھوٹے کے پاؤں نہیں۔ اس لئے روز بروز تفرق کی حالت کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں ہماری آنکھوں کے سامنے ایک طرف سلسلہ احمدیہ اور دوسری طرف آریہ سماج کی نظیریں موجود ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے بانی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اور خدا اس کا ناصر ہے اور اسے غالب کرے گا۔ چنانچہ آج سے پچاس لاکھوں کی پیشگوئیاں کتاب براہین احمدیہ میں موجود ہیں جو ایسے وقت شائع کی گئیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا اور نہ اس سلسلہ کو کوئی نام و نشان ہی تھا۔ ان پیشگوئیوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمائی ہیں کہ وہ اس سلسلہ کو دنیا کے کل مذہبوں پر کریم اور اسکے بانی کی زندگی میں ہی دور دور سے لوگ اس کے پاس آئے اور بڑی بڑی جماعتیں اس سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔ ان پیشگوئیوں کو ہم یہی کہیں گے پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ اور کوئی شخص نہیں جو اس بات کا کچھ بھی جواب دے سکے۔ البتہ صرف آریہ سماج کے متعلق ایک پیشگوئی لکھی جاتی ہے:-

”اور یہ خیال مت کر کہ آریہ یعنی ہندو و ہندی مذہب ملے کچھ چیزیں وہ صرف اس بنوری طرح میں جس میں جو نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانے کہ وہ کیا چیز ہے اور وہ حانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ یعنی چینی کرنا اور خدا کے پاک سولوں کو گالیاں دینا انکا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطان و سادس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقویٰ اور ظہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو! کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق و صفائی روح نہیں اور آسمانی نشانی کے ساتھ نہیں۔ اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں۔ وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے منت ڈرو! ابھی تم میں ہزاروں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہو سکتا دیکھ لگے کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے۔ اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی“ (از تذکرۃ الشہادتین) ص ۱۰۷

جولائی ۱۹۳۳ء	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱

پانی کی بندش ایک جگہ کی چکا

اہ ملتا ہے بڑی فکر سے قصور پانی
آسودوں کی مٹی نکھول سے جھڑی لگتی ہے
اُس سے پوچھنے کوئی مفلوئی بشیر کا حال
غلغلہ ہے ہی اعدا میں کہ انہیں براؤ
سیر ہو کے بیس خوب چرند اور پرند
کوئی پوچھے قویہ نادان ستمگاریوں سے
ہم حسین ہیں کہ پانی کی بندش ہم پر
جو سیر نہ تری مخلوق کو پیا سا تڑپا
نہیں ننھے مگر معصوم تو پیا سے تڑپیں
رحم مطلق نہیں آتا ان کو
قابل رحم ہے اب حال مرے بچوں کا
مجھ سے کہتے ہیں کھلونے میں طلب نہیں
ان کے بدلے میں لے دیجئے آب پانی

اب رحمت کا در صبح کوئی چھینا اب

دیر سے مانگ رہا ہے تڑپا سا پانی

سوٹھواں سال خدا فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تبارک تعالیٰ رب العزیز ارحم الراحمین کا ہزار ہا لاکھ لاکھ شکر و حمد اور
غریب نوازی ہے کہ اس رب العزت نے اپنی بنیاد سے اس عاجز پر گناہ کو تو فقیہ بخشی کہ
جنوری ۱۹۳۳ء چھاپکد شائع کرے بحمد اللہ نعم اللہ اب اس جنوری کا یہ سوٹھواں سال ہے
اور خدا کے فضل سے احباب کرام پر یہ بات اہم عن الشمس ہے کہ ہمیشہ ہر سال چیدہ چیدہ گناہ
نے نئے مضامین دیج کئے جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی پچھلا سال اگلے سال پر فوقیت رکھتا
ہے یہ انصاف حق تعالیٰ کی طرف سے ہے اسکی بارگاہ میں عجز و بکا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سلسلہ
کو دائم و قائم رکھے آمین ثم آمین خاکر محمد یا مین بقلم خود

۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹۳۳ء	اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸																							

مجلس کے آداب

فرمودہ حضرت سید محمد اسحاق صاحب لدھی فاضل قادیان الامان
پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کسی مجلس میں آدمی تو دور کرنے آدمی کی یہ قیادار ہو سکے
خلاف یہ حدیث میں ہے۔ عَلَیْکُمُ الْوَقَارُ وَالسَّکِیْنَةُ ۝

دوسرا ادب یہ ہے کہ کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کرنے جاؤ جہاں جگہ ملے
بیٹھ جاؤ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی نماز میں لوگوں کو پھلانگ کرنے آؤ۔۔۔۔۔
اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ حدیث۔ مجالس حدیث ینتھی المجالس ۝

تیسرا ادب یہ ہے کہ مجلس میں جا کر کوئی لغو حرکت نہ کرے مثلاً میز کو یا کسی اور چیز کو
جو اس قسم کی ہونہ ملائے۔ خاموشی ہو بیٹھ اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش
رہے۔ ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے کہ یہ بھی خاموشی کے خلاف ہے۔ اور اپنی باری اور ضرورت پر بات
چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس ملے کسی قسم کی بات چیت نہ
کرے۔ آپس میں کانا پھوس کرنا ادب کے خلاف ہے ۝

پانچواں ادب مجلس میں دوسرے کو چپ کرنا یہ بھی لغو ہے اور ادب مجلس کے
خلاف۔ حدیث میں ہے۔ اِنْ قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَسْکُتْ فَقَدْ لَغَوْتَ
پس دوسرے کو بول کر چپ کرنا بھی ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرنا
ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کر سکتا ہے ۝

چھٹا ادب۔ اباسی لینا۔ ڈکار لینا۔ انگلیاں چٹکانا۔ انگڑائی لینا۔ تمام
باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں اپنے اوپر قابو رکھنا چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے کہ
مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو ۝

ساتواں ادب مجلس کا الاستماع ہے یعنی غور سے سنانا کان لگا کر
سننے کہ خطیب کیا کہ رہا ہے ۝

اٹھواں ادب۔ آئیہوالے کو جگہ دینا اور خود مسکڑ کر بیٹھ جانا۔ قرآن شریف
میں ہے۔ اِذَا قِیلَ لَکُمْ تَقَسَّعُوا فِی الْمَجَالِسِ فَاقْسِعُوا ۝
تواں ادب یہ ہے کہ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحب مجلس سے

مجلس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
مجلس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
مجلس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
مجلس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
مجلس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

ترک قرآن پر مسلم کی فریاد

درس قرآن نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
ہم نے قرآن کو مسلک جو بنایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانہ نے دکھایا ہوتا
قوم کے خفیہ نصیبوں کو جگایا ہوتا
میرے آقا کو نہ محشر میں دلایا ہوتا
یا حق بھولے سے ہی قرآن کو نکالیا ہوتا
گھر سے ہمسایہ کے قرآن بھی منگایا ہوتا
تو نمونہ اسے ہر طرح بنا یا ہوتا
تو نے قرآن وہاں بجا کئے یا ہوتا
قوم کو راز ترقی بھی بتایا ہوتا

مردم شماری کی صحیح تعداد

تازہ مردم شماری ۱۹۳۱ء ہندوستان کی آبادی کے متعلق سرکاری
گزٹ میں حسب ذیل تعداد شائع ہوئی ہے۔
تمام ہندوستان کی آبادی ۳۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۶۶۵۔ ان میں
۱۵ لاکھ ۲۱ ہزار ۹ سو ۱۷۷ مرد اور ۲۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶۵ ہزار ۹ سو ۴۸۸ عورتیں ہیں جن سے
مردم شماری میں ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی نسبت ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔
ہندو۔ ہندوستان بھر میں کل ۲۲ کروڑ ۸۳ لاکھ ۳۰ ہزار ۹ سو ۲۷۷ ہندو ہیں۔
مسلمان۔ تمام ہندوستان میں ۷ کروڑ ۷۷ لاکھ ۴۳ ہزار ۹ سو ۷ مسلمان ہیں۔
سکھ۔ تمام ہندوستان میں ۴۳ لاکھ ۶ ہزار ۴ سو ۴۴ سکھ ہیں۔
عیسائی۔ ہندوستان بھر میں کل ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار ۷ سو ۹ عیسائی ہیں
گو گزٹ ہندوستانیہ پر کہ مذہب کی نمونہ جو مردم شماری بتائی گئی ہے۔ وہ تقریباً
ٹھیک سمجھنی چاہیئے۔ عیسائی اور برہمن کی مردم شماری مذہبی نقطہ خیال سے ٹھیک
ٹھیک نہیں معلوم ہو سکی۔ بعض صوبہ جات میں ایسے مذہبی لوگوں کی تعداد غلط
نہیں دکھائی گئی ہے۔ جن کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

اتوار	۱	۱۰	۱۶	۹	۲۷	۱۵
پیر	۲	۱۱	۱۷	۱۰	۲۸	۱۶
منگل	۳	۱۲	۱۸	۱۱	۲۹	۱۷
بدھ	۴	۱۳	۱۹	۱۲	۳۰	۱۸
جمعرات	۵	۱۴	۲۰	۱۳	۳۱	۱۹
جمعہ	۶	۱۵	۲۱	۱۴	۳۲	۲۰
ہفتہ	۷	۱۶	۲۲	۱۵	۳۳	۲۱
اتوار	۸	۱۷	۲۳	۱۶	۳۴	۲۲
پیر	۹	۱۸	۲۴	۱۷	۳۵	۲۳
منگل	۱۰	۱۹	۲۵	۱۸	۳۶	۲۴
بدھ	۱۱	۲۰	۲۶	۱۹	۳۷	۲۵
جمعرات	۱۲	۲۱	۲۷	۲۰	۳۸	۲۶
جمعہ	۱۳	۲۲	۲۸	۲۱	۳۹	۲۷
ہفتہ	۱۴	۲۳	۲۹	۲۲	۴۰	۲۸
اتوار	۱۵	۲۴	۳۰	۲۳	۴۱	۲۹
پیر	۱۶	۲۵	۳۱	۲۴	۴۲	۳۰
منگل	۱۷	۲۶	۳۲	۲۵	۴۳	۳۱
بدھ	۱۸	۲۷	۳۳	۲۶	۴۴	۳۲
جمعرات	۱۹	۲۸	۳۴	۲۷	۴۵	۳۳
جمعہ	۲۰	۲۹	۳۵	۲۸	۴۶	۳۴
ہفتہ	۲۱	۳۰	۳۶	۲۹	۴۷	۳۵
اتوار	۲۲	۳۱	۳۷	۳۰	۴۸	۳۶
پیر	۲۳	۳۲	۳۸	۳۱	۴۹	۳۷
منگل	۲۴	۳۳	۳۹	۳۲	۵۰	۳۸
بدھ	۲۵	۳۴	۴۰	۳۳	۵۱	۳۹
جمعرات	۲۶	۳۵	۴۱	۳۴	۵۲	۴۰
جمعہ	۲۷	۳۶	۴۲	۳۵	۵۳	۴۱
ہفتہ	۲۸	۳۷	۴۳	۳۶	۵۴	۴۲
اتوار	۲۹	۳۸	۴۴	۳۷	۵۵	۴۳
پیر	۳۰	۳۹	۴۵	۳۸	۵۶	۴۴
منگل	۳۱	۴۰	۴۶	۳۹	۵۷	۴۵

۱۹۳۳
بہار

۱	۱۲	۱۴	۱۰	۲۹	۲۷	۱۵
۲	۱۳	۱۵	۱۱	۳۰	۲۸	۱۶
۳	۱۴	۱۶	۱۲	۳۱	۲۹	۱۷
۴	۱۵	۱۷	۱۳	۱	۳۰	۱۸
۵	۱۶	۱۸	۱۴	۲	۳۱	۱۹
۶	۱۷	۱۹	۱۵	۳	۱	۲۰
۷	۱۸	۲۰	۱۶	۴	۲	۲۱
۸	۱۹	۲۱	۱۷	۵	۳	۲۲
۹	۲۰	۲۲	۱۸	۶	۴	۲۳
۱۰	۲۱	۲۳	۱۹	۷	۵	۲۴
۱۱	۲۲	۲۴	۲۰	۸	۶	۲۵
۱۲	۲۳	۲۵	۲۱	۹	۷	۲۶
۱۳	۲۴	۲۶	۲۲	۱۰	۸	۲۷
۱۴	۲۵	۲۷	۲۳	۱۱	۹	۲۸
۱۵	۲۶	۲۸	۲۴	۱۲	۱۰	۲۹
۱۶	۲۷	۲۹	۲۵	۱۳	۱۱	۳۰
۱۷	۲۸	۳۰	۲۶	۱۴	۱۲	۳۱
۱۸	۲۹	۳۱	۲۷	۱۵	۱۳	۱
۱۹	۳۰	۱	۲۸	۱۶	۱۴	۲
۲۰	۳۱	۲	۲۹	۱۷	۱۵	۳
۲۱	۱	۳	۳۰	۱۸	۱۶	۴
۲۲	۲	۴	۳۱	۱۹	۱۷	۵
۲۳	۳	۵	۱	۲۰	۱۸	۶
۲۴	۴	۶	۲	۲۱	۱۹	۷
۲۵	۵	۷	۳	۲۲	۲۰	۸
۲۶	۶	۸	۴	۲۳	۲۱	۹
۲۷	۷	۹	۵	۲۴	۲۲	۱۰
۲۸	۸	۱۰	۶	۲۵	۲۳	۱۱
۲۹	۹	۱۱	۷	۲۶	۲۴	۱۲
۳۰	۱۰	۱۲	۸	۲۷	۲۵	۱۳
۳۱	۱۱	۱۳	۹	۲۸	۲۶	۱۴
۳۲	۱۲	۱۴	۱۰	۲۹	۲۷	۱۵
۳۳	۱۳	۱۵	۱۱	۳۰	۲۸	۱۶
۳۴	۱۴	۱۶	۱۲	۳۱	۲۹	۱۷
۳۵	۱۵	۱۷	۱۳	۱	۳۰	۱۸
۳۶	۱۶	۱۸	۱۴	۲	۳۱	۱۹
۳۷	۱۷	۱۹	۱۵	۳	۱	۲۰
۳۸	۱۸	۲۰	۱۶	۴	۲	۲۱
۳۹	۱۹	۲۱	۱۷	۵	۳	۲۲
۴۰	۲۰	۲۲	۱۸	۶	۴	۲۳
۴۱	۲۱	۲۳	۱۹	۷	۵	۲۴
۴۲	۲۲	۲۴	۲۰	۸	۶	۲۵
۴۳	۲۳	۲۵	۲۱	۹	۷	۲۶
۴۴	۲۴	۲۶	۲۲	۱۰	۸	۲۷
۴۵	۲۵	۲۷	۲۳	۱۱	۹	۲۸
۴۶	۲۶	۲۸	۲۴	۱۲	۱۰	۲۹
۴۷	۲۷	۲۹	۲۵	۱۳	۱۱	۳۰
۴۸	۲۸	۳۰	۲۶	۱۴	۱۲	۳۱
۴۹	۲۹	۳۱	۲۷	۱۵	۱۳	۱
۵۰	۳۰	۱	۲۸	۱۶	۱۴	۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھنے کا ہر ایک آفت سے اُٹھ کر دعا کریں۔ اور اسم اعظم ربّ کلّ شئی عَزَّادُ مَلِكُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فَاَحْفَظْنِي وَانصُرْنِي وَاسْرَحْنِي اس کی تکرار نماز کے لئے کرے۔
وہ سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں۔ یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے (الحکم جلد ۷) :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسم اعظم جو بسم اللہ کے ۷۸۶ اعداد کا مجموعہ ہے۔
میں کیا اس سے اس ارشاد کی تعمیل ہو جاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کے ساتھ شروع کرنا کی نسبت فرمایا ہے یا ان کا لکھنا ایک بدعت ہے۔
الجواب - ۷۸۶ کے اعداد کا خطوط کے شروع میں اس خیال سے لکھنا کہ اس سے ارشاد نبوی کی تعمیل ہوگی۔ جو کہ بسم اللہ کے ساتھ شروع کرنا کی نسبت یہ فقہاء بدعت ہے۔ کیونکہ بدعت وہی ہوتی ہے کہ اس کو دینی اسم سمجھ کر کیا جائے۔ حالانکہ وہ دین سے نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ سے ان اعداد کا شروع میں لکھنا ہرگز ثابت نہیں ہے اور پھر یہ ایسی بری بدعت ہے کہ اس سے اصل سنت نبوی کا جو کہ بسم اللہ کا لکھنا ہے ترک لازم آتا ہے۔
مذکورہ معنوں والی بدعت تو ہر ایک ہی بدعت میں ہے مگر جس میں صریح مذکور نہ ہو۔
نبوی کا ترک لازم آتا ہو۔ وہ تو حدیث کی سیئہ ہوتی ہے :

منہج مفتی : سید محمد سرور شاہ
انجمن تحریک افتاء قادیان شرفا اور عظمیٰ

جو دو سخا اور احسان کیا

احسان ایک خلق ہے اور اس کے مختلف مدارج ہیں۔ اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نہ احسان کا خیال ہو اور نہ شکر گزاری پر نظر ہو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمدردی اور نیکی ایک طبعی جوش ہے۔ جیسے دالہ اپنے بچے کے ساتھ جو نیکی اور ہمدردی کرتی ہے وہ کسی غرض اور تبادلہ احسان کا رنگ نہیں رکھتی۔ اسی طرح ہر انسان کا خاصہ ہونا چاہیئے۔ یہ علیٰ انعام ہے۔ اور اس سے بھی آگے ایک درجہ ہے جو ایثار کہلاتا ہے۔ مثلاً انسان باوجود اپنی ضروریات کے بھی دوسروں کے آرام و سائش اور ضرورتوں کو اپنے نفس پر مقدم کر لیتا ہے۔ قرآن پاک نے ان صفات اور اخلاق کی مختلف مقامات پر خوب تشریح کی ہے۔ اور تجل اور اسراف اور سخاوت میں فرق کر کے دکھایا ہے۔ اور یہ تینوں اخلاق بھی ایک باریک اور دقیق فرق رکھتے ہیں۔ کیونکہ مال کی غرض یہ ہے کہ وہ ضرورت اور حاجت کے موقع پر استعمال کیا جاوے۔ اگر وہ ضرورت کے وقت صرف نہ کیا جاوے تو تجل ہو جاوے گا۔ بے ضرورت صرف کیا جاوے تو اسراف ہوگا اور ضرورت کے موقع پر صرف کیا جاوے تو وہ سخاوت ہوگا۔ غرور کے مراد ضرورت شرعی ہو جو رواج اور عادت کے ماتحت نہ ہو۔ اسل سخاوت یہی ہے کہ بن مانگے ضرورت کا احساس کر کے دیجا۔ اور احسان کیا جاوے۔ سائل کو کچھ کر خوش ہو جھڑکے نہیں کسی امید۔ طمع۔ تبادلہ۔ شکر گزاری اور راج و ثنا کے خیال سے نہ دیا جاوے۔ اور کسی رسم و عادت کے ماتحت بھی نہ ہو۔ ضرورت پر ایک لالچ بھی خرچ کر دینا اسراف میں داخل نہیں۔ بلا ضرورت ایک پائی خرچ کرنا بھی اسراف ہو جاتا ہے۔

گفتگو طفل

گفتگو تھی یہ رات لڑکوں میں
ایک بے شک کہ لے لڑکوں
دوسرے نے کہا کہ عالم میں
تیسرا طفلی بولی ہوا گویا
شکستہ جو تھے نے پھر کیا یاد
پانچویں نے کہا کہ دنیا میں
شکستہ میں نے کہا تمام غلط
تمہارے سنی ہزار نعمت ہے (سلیم)

روز	پیر	منگل	بدھ	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۱۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۱۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱
۱۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲
۱۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
۱۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴
۲۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵
۲۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲۲	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۳	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۴	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲۵	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۶	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۲۷	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۸	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۹	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۳۰	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۳۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

سوانح پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فقہ (از قلم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

میرے سوانح اٹلچ پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور داد اصاحب کا نام عطا محمد اور میرے پرداد اصاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں ہمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے تابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قبضہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تھینا بفاصلہ پچاس کوس گجوشہ شمال مشرق واقع ہے فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پچھپچھ سے اسلام پور قاضی ما جھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا نام لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ما جھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا اور قاضی ما جھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ قریباً ساٹھ کوس ہے ان دنوں میں سب کا سب ما جھہ کہلاتا تھا غالباً اس وجہ سے اس کا نام ما جھہ تھا کہ اس ملک میں بھینس بکثرت ہوتی تھیں اور ما جھہ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے بزرگوں کو علاوہ دیہات جاگیر داری کے اس تمام علاقہ کی حکومت بھی ملی تھی۔ اس لئے قاضی کے نام سے مشہور ہوئے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے ہمارے بزرگ ہمرقند سے اس ملک میں آئے۔ مگر کاغذات سے یہ پتہ ملتا ہے کہ اس ملک میں بھی وہ معزز امراء اور خاندان و لیان ملک میں سے تھے اور انہیں کسی قومی خصوصیت اور تفرقہ کی وجہ سے اس ملک کو چھوڑنا پڑا تھا۔ پھر اس ملک میں آکر بادشاہ وقت کی طرف سے بہت سے دیہات بطور جاگیر ان کو ملے چنانچہ

عہد مشرہ یا اکتھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے منشاء و اہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے دل سے فارسی الاصل ہیں۔ وہ تمام اہامات میں نے انہی دنوں میں براہین احمدیہ کے حقدوم پر مزید کر دیتے تھے جن میں سے میری نسبت ایک یہ اہام ہے **خدا و التوحید** یا **استاذ الفلاس**۔ یعنی توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو۔ اے فارس کے بیٹو! پھر دوسرا اہام میری نسبت یہ ہے **لوکان الایمان** معارف بالشریائنا لہ الجالی من فاس یعنی اگر ایمان ثریا سے متعلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے۔ وہ میں جا کر اس کو لے لیتا۔ اور پھر ایک تیسرا اہام میری نسبت یہ ہے **ان الذین کفرہم** اے علیہم ہر عمل میں شکر اللہ سعید یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارسی الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے۔ یہ تمام اہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد فارسی تھے۔
والحی ما اعظمہ اللہ۔ منہ

اس نواح میں ایک مستقل ریاست ان کی ہو گئی ۔

سکھوں کے بتائی زمانہ میں میرے پردادا صاحب میزراگل ٹھہرا ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے۔ جن کے پاس اس وقت بچائی گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضہ سے نکل گئے تھے۔ تاہم ان کی جو انفرادی اور فیاضی کی یہ حالت تھی کہ اس قدر قلیل میں سے بھی کئی گاؤں انہوں نے سرحدت کے طور پر بعض تفرقہ زدہ مسلمان رئیسوں کو دیر سیٹے تھے جو اب تک ان کے پاس ہیں۔ غرض وہ اس طوائف الملوک کی زمانہ میں اپنے نواح میں ایک خود مختار رئیس تھے۔ ہمیشہ قریب پانچ سو آدمی کے یعنی کبھی کم اور کبھی زیادہ آنگ دسٹرخوان پر روٹی کھاتے تھے۔ اور ایک لشکر کے قریب علما اور صلیحاء اور حافظ قرآن شریف ان کے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفہ مقرر تھے اور ان کے دربار میں اکثر قال اللہ اور قال الرسول کا ذکر بہت ہوتا تھا۔ اور تمام ملازمین اور متعلقین میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو تارک نما نہ ہو۔ یہاں تک کہ بچی پیسنے والی عورتیں بھی یا بچہ نما اور تہجد پر طعنی تھیں۔ اور گرد و نواح کے معزز مسلمان جو اکثر افغان تھے قادیان کے جو اسی وقت اسلام پور کہلاتا تھا آگے گئے تھے۔ کیونکہ اُس وقت آشوب زمانہ میں ایک مسلمان کے بشیر قصہ مبارکہ کی بنا پر جگہ تھی۔ اور دوسری اکثر جگہ میں کفر اور فسق اور ظلم نظر آتا تھا اور قادیان میں اسلام اور تقویٰ اور طہارت اور عدالت کی خوشبو آتی تھی۔ میں نے خود اس زمانہ سے قریب زمانہ پانیوالوں کو دیکھا ہے کہ وہ اسی قدر قادیان کی عمدہ حالت بیان کرتے تھے کہ گویا وہ اس زمانہ میں ایک مرغ تھا جس میں حاسیان دیناؤں صلیحاء اور علماء اور نہایت شریف اور جو انفرادی آدمیوں کے صد ہا پودے پائے جاتے تھے۔ اور اس نواح میں یہ واقعات نہایت مشہور ہیں کہ میرزا گل ٹھہرا صاحب مرحوم مشکل کنج وقت کے بزرگ لوگوں میں سے اور صاحب خوارق و کرامات تھے جن کی صحبت میں بیٹھنے کے لئے بہت سے اہل اللہ اور صلیحاء اور فضلاء قادیان میں جمع ہو گئے تھے۔ اور عجیب تریہ کہ کئی کرامات ان کی ایسی مشہور ہیں جن کی نسبت ایک گروہ کثیر خائفان دین کا بھی گواہی دیتا رہا ہے۔ غرض وہ علاوہ ریاست اور آثار کے اپنی دیانت اور تقویٰ اور مردانہ ہمت اور اولوالعزمی اور حمایت دین اور ہمدردی مسلمانوں کی عصمت میں نہایت مشہور تھے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے والے سب کے سب مشقی اور نیک چلن اور اسلامی غیرت لکھنے والے اور فسق و فجور سے دور رہنے والے اور بہادر اور با شرف آدمی تھے چنانچہ میں نے کئی دفعہ اپنے والد صاحب مرحوم سے سنا ہے کہ اُس زمانہ میں ایک دفعہ ایک وزیر سلطنت مغلیہ کا قادیان میں آیا تو غیات الدولہ کے نام سے مشہور تھا اور اس نے میرزا گل ٹھہرا صاحب کے مدبرانہ طریق اور بیدار مغزی اور ہمت اور اولوالعزمی اور استقلال اور عقل اور فہم اور حمایت اسلام اور جوش نصرت دین اور تقویٰ اور طہارت اور دربار کے وقار کو دیکھا اور ان کے اس مختصر دربار کو نہایت متین اور عقلمند اور نیک چلن اور بہادر مردوں سے چمکیا یا تب وہ چشم پر آپ ہو کر بلا اگر مجھے پہلے خبر ہوتی کہ اس جنگی میر خاندان مغلیہ میں سے یہ امر ہو ہو جس میں صفات ضروریہ سلطنت کے پائے جاتے ہیں ان میں اسلامی سلطنت کے محفوظ رکھنے کیلئے کوشش کرتا

کہ ایام کسل اور نالیقتی اور بد وضعی ملک چنٹائی میں اسی کو تخت دہلی پر بٹھایا جاوے ۔
 اس جگہ اس بات کا لکھا بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ میرے پردادا صاحب بوصف یعنی میرزا گل محمد نے
 جھکی کی بیماری سے جس کے ساتھ اور عوارض بھی تھے وفات پائی تھی۔ بیماری کے غلبہ کے وقت اطباء نے اتفاق
 کر کے کہا کہ اس مرض کے لئے اگر چند روز شراب کو استعمال کرایا جائے تو غالباً اس سے فائدہ ہو گا۔ مگر جرات نہیں رکھتے
 تھے کہ ان کی خدمت میں عرض کریں آخر بعض نے ان میں سے ایک نرم تقریر میں عرض کر دیا۔ تب انہوں نے کہا
 کہ اگر خدا تعالیٰ کو شفا دینا منظور ہو تو اس کی پیدا کردہ اور بھی بہت سی دوائیں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس پیر
 حیر کو استعمال کرو اور میں خدا کی قضاء و قدر پر راضی ہوں آخر چند روز کے بعد اسی مرض سے انتقال فرما گئے۔
 موت تو مقدر تھی مگر یہ ان کا طریق تقویٰ ہمیشہ کے لئے یادگار رہا کہ موت کو شراب پر اختیار کر لیا ہو سکے
 پہنچنے سے پہلے انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ لیکن انہوں نے مصیبت کرنے سے موت کو بہتر سمجھا۔ افسوس ان بعض اہل
 اور امیروں اور رئیسوں کی حالت پر کہ اس چند روزہ زندگی میں اپنے خدا اور اس کے احکام سے بکلی لاپرواہ
 ہو کر اور خدا تعالیٰ سے سارے علاقے توڑ کر دل کھول کر اذکلیب مصیبت کرتے ہیں اور شراب کو پانی کی طرح
 پیتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کو نہایت پلید اور ناپاک کر کے اور عمر طبعی سے بھی محروم رہ کر اور بعض ہلکا
 عوارض میں مبتلا ہو کر جلد تر مر جاتے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لئے نہایت خبیث نمونہ چھوڑ جاتے ہیں
 اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب میرے پردادا صاحب فوت ہوئے تو بجائے ان کے میرے دادا صاحب
 یعنی مرزا عطاء محمد فرزند رشید ان کے گدے نشین ہوئے۔ ان کے وقت میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے
 لڑائی میں سکھ غالب آئے۔ دادا صاحب مرحوم نے اپنی ریاست کی حفاظت کے لئے بہت سی
 تدبیریں کیں مگر جبکہ قضاء و قدر ان کے ارادہ کے موافق نہ تھی اس لئے ناکام رہے اور کوئی
 تدبیر پیش نہ گئی اور روز بروز سکھ لوگ ہماری ریاست کے دیہات پر قبضہ کرتے گئے یہاں تک
 کہ دادا صاحب مرحوم کے پاس صرف ایک قادیان رہ گیا اور قادیان اس وقت ایک قلعہ کی
 صورت پر قبضہ تھا اور اس کے چار برج تھے اور برجوں میں فوج کے آدمی بستے تھے اور چن تو ہیں

ہمارا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب
 ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد قاسم صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب
 ابن مرزا محمد دلاور صاحب ابن مرزا آدین صاحب ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ صاحب
 ابن مرزا عبدالباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ صاحب مورث اعلیٰ۔ منہ

تھیں اور فیصل بائیس فٹ کے قریب اونچی اور اس قدر چوڑی تھی کہ تین چھکڑے آسانی سے ایک سرے کے مقابل اسپر جا سکتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ ایک اگر وہ سکھوں کا جو رام گڑھ میں کھلا تا تھا اول قریب کی راہ سے اجازت لے کر قادیان میں داخل ہوا اور پھر قبضہ کر لیا۔ اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی اور اسرا سب کی قوم کی طرح وہ اسیروں کی مانند پکڑے گئے اور ان کے مال و متاع سب کوٹے گئے۔ کئی مسجدیں اور عمدہ عمدہ مکانات مسمار کیے گئے اور جمالت اور تعصب سے بانگوں کو کاٹ دیا گیا اور بعض مسجدیں جن میں سے اب تک ایک مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے دھرم سالہ یعنی سکھوں کا معبد بنایا گیا۔ اس دن ہمارے بزرگوں کا ایک کتب خانہ بھی جلایا گیا جس میں پانچ سو نسخہ قرآن شریف کا قلمی تھا جو نہایت بے ادبی سے جلایا گیا اور آخر سکھوں نے کچھ سوچکر ہمارے بزرگوں کو نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام مرد و زن چھکڑوں میں بٹھا کر نکلائے گئے اور وہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزین ہوئے تھوڑے عرصہ کے بعد انہی دشمنوں کے منصوبے سے میرے دادا صاحب کو زہر دی گئی۔ پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانہ میں میرے والد صاحب مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ قادیان میں واپس آئے اور صاحب موصوف کے اپنے والد صاحب کے دیہات میں سے پانچ گاؤں ملے کیونکہ اس عرصہ میں رنجیت سنگھ نے دوسری اکثر چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو دبا کر ایک بڑی ریاست اپنی بنالی تھی۔ سو ہمارے تمام دیہات بھی رنجیت سنگھ کے قبضہ میں آ گئے تھے اور لاہور سے لیکر پشاور تک اور دوسری طرف لدھیانہ تک اس کی ملکہ اری کا سلسلہ پھیل گیا تھا۔ غرض ہماری پرائی ریاست خاک میں مل کر آخر پانچ گاؤں باقی رہ گئے۔ پھر بھی بلجا پور نے قادیان کے میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک مشہور رئیس تھے گورنر جنرل کے دربار میں بڑے گرسنی نشین ٹیپوں کے ہمیشہ بلائے جاتے تھے ۱۸۵۷ء میں انہوں نے سرکار انگریزی کی خدمت گزاری میں پچاس گھوڑے مع پچاس سواروں کے اپنی گرہ سے خرید کر دیئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی وارد کا عند الضرورت وعدہ بھی دیا۔ اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے بصلہ خدمات عمدہ چھٹا خوشنودی مزاج ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سرسپل گریفٹن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہرولہریز تھے۔ اور بسا اوقات ان کی دل جوئی کیلئے حکام وقت ڈپٹی کمشنران کے مکان پر ان کی ملاقات کرتے تھے۔ یہ مختصر میرے خانہ دار کا حال ہے۔ میں ضروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طول دوں :

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے

نوٹ: میں تو امید ہوا تھا کہ ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی وہ چند دنوں کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے انیت کا مادہ بھیجے بغیر الگ کر دیا۔ منہ

اور میں ۶۸ سالہ عیسٰی مولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برت کا آغاز نہیں تھا میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔ ایک دفعہ ہندوؤں کا پیادہ یا سیر بھی کیا۔ لیکن میری پیدائش کے دنوں میں ان کی شنگی کا زمانہ فراخی کی طرف بدل گیا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ میں نے ان کے مصائب کے زمانہ سے کچھ بھی حصہ نہیں لیا اور نہ اپنے دوسرے بزرگوں کی ریاست اور ملکداری سے کچھ حصہ پایا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح جن کے ہاتھ میں صرف نام کی شہزادگی و جہدادگی کی نسل سے ہونیکے تھی اور ملکداری کے اسباب سے بچے تھے۔ بیٹھے تھے ایسا ہی میرے لئے بھی تکفین یہ بات حاصل ہے کہ ایسے یسوں اور ملکداروں کی اولاد میں سے ہوں۔ شاید یہ اس لئے ہوا کہ یہ شاہت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پوری ہو۔ اگرچہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرے لئے سر رکھنے کی جگہ نہیں مگر تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ تمام صفت ہمارے اجداد کی ریاست اور ملکداری کی پسٹی گئی اور وہ سلسلہ ہمارے وقت میں اگر بالکل ختم ہو گیا اور ایسا ہوا تاکہ خدا تعالیٰ نیا سلسلہ قائم کرے جیسا کہ براہین احمدیہ میں اس سبحانہ کی طرف سے یہ اہام ہے سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد جددك ینقطع باعراك و یبدء منك۔ یعنی خدا جو بہت برکتوں والا اور بلند اور پاک ہے اس نے تیری بزرگی کو تیرے خاندان کی نسبت زیادہ کیا۔ اب اسے تیرے آباؤ کا ذکر قطع کیا جائیگا اور خدا تجھ سے شروع کریگا۔ اور ایسا ہی اس نے مجھے بشارت دی کہ ”میں تجھے برکت دینگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“

پھر میں پہلے سلسلہ کی طرف غور کر کے لکھتا ہوں کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتداء تھی نیز یہ تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک پندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے تھے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب بیس سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم عروجہ جانتا کہ خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے

کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نہایت بھروسہ دہی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آئے اور نیز ان کا یہ بھی مطلب تھا کہ میں اس شغل سے الگ ہو کر ان کے غم و غم میں شریک ہو جاؤں آخر ایسا ہی ہوا۔ میرے والد صاحب اپنے بعض ادا و اجراء کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان ہیرو جھگڑوں میں ضائع کیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمیندارہی امور کی نگرانی میں مجھے لگادیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا ابھی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ پر تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیا داروں کی طرح مجھے رو بہ خلق بنادیں اور میری طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی۔ ایک مرتبہ ایک صاحب کسٹرنے قادیان میں آنا چاہا میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ ان کی پیشوائی کے لئے دو تین کوں جانا چاہیئے مگر میری طبیعت نہایت کراہت کی اور میں بیمار تھا اس لئے نہ جاسکا پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا موجب ہوا اور وہ چاہتے تھے کہ میں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے دنیا کیلئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں مجھ کر دیا تھا اور ان کیلئے دعائیں بھی مشغول رہتا تھا اور وہ مجھے دلی یقین سے بڑا مالو الدین جلتے تھے اور بسا اوقات کہا کرتے تھے کہ ”میں صرف تم کے طور پر اپنے اس بیٹے کو دنیا کے امور کی طرف توجہ دلانا ہوں ورنہ میں جانتا ہوں کہ جس طرف اس کی توجہ دینی دین کی طرف، صحیح اور سچ بات یہی ہے ہم تو اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں“ ایسا ہی ان کے زیر سایہ ہونیکے یا تم میں چند سال تک میری عمر کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی۔ آخر چونکہ میرا جدارہ نامیرا والد صاحب پر بہت گراں تھا اس لئے ان کے حکم سے جو عین میری مشاورت کے موافق تھا میں نے استعفا دیکر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری ہمیشہ نہایت گندری زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں بہت کم ایسے ہونگے جو پوری طور پر صوم اور صلوات کے پابند ہوں اور جو ان ناجائز حفظوں سے اپنے تئیں بچا سکیں جو ابتلا کے طور پر ان کو ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ میں ہمیشہ ان کے منہ دیکھ کر حیران رہا اور اکثر کو ایسا پایا کہ ان کی تمام دنیوی خواہشیں مال و متاع تک تو وہ حلال کی وجہ سے ہو یا حرام کے ذریعہ سے محدود تھیں۔ اور بہتوں کی دن رات کی کوششیں صرف اسی مختصر زندگی کی دنیوی ترقی کے لئے مصروف پائیں۔ میں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ اپنے کہ جو محض خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاق فاضلہ علم اور کرم اور عفت اور تواضع اور انکسار اور خدا کساری

اور پھر دینی مخلوق اور پاک باطنی اور اکل حلال اور صدق مقال اور پیر میرزا گاری کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں بلکہ بہتوں کو کبوتر اور بار چلنی اور لاپرواہی دین اور طریق کے اخلاق و زلیہ میں شیطان کے بھائی پایا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسانوں کا مجھے تجربہ حاصل ہوا اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا پڑا۔ اور بقول صاحب نشو و نما دہ تمام ایام سخت کراہت اور درد کے ساتھ میں نے بسر کیے۔ مگر بہتر چھیننے والاں شرم بہ جنت خوشحالان و بدعلائش ہم پر کسی ازل خود شد یا مرنے دزدوں بن بخت اسرار میں اور حب میں حضرت والد صاحب مرحوم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تو بدستور انہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ مگر اکثر رخصتہ وقت کا قرآن شریف کے تدبیر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا اور بار اوقات حضرت والد صاحب کر وہ کتابیں سنایا بھی کرتا تھا اور میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر غم و اوجھم رہتے تھے۔ انہوں نے پیروی مقدمات میں ستر ہزار روپیہ کے قریب بیچ کیا تھا جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کے دیہات مدت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور ان کا واپس آنا ایک خیال غامض تھا۔ اسی لمزدی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے اُن حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی کر نیکا موقع حاصل ہوتا تھا کیونکہ حضرت والد صاحب کی تلخ زندگی کا نقشہ مجھے اُس بے لوث زندگی کا سبق دیتا تھا جو دنیاوی کمزوروں سے پاک ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب کے چند دیہات ملتے باقی تھے اور سرکار انگریزی کی طرف سے کچھ انعام بھی سالانہ مقرر تھا اور ایام ملازمت کی پنشن بھی تھی مگر جو کچھ وہ دیکھ چکے تھے اس لحاظ سے وہ سب کچھ بیچ تھا۔ اسی وجہ سے وہ ہمیشہ غم اور محزون رہتے تھے۔ اور بار بار کہتے تھے کہ جس قدر میں نے اُس پلید دنیا کے لئے سعی کی ہے اگر میں وہ سعی دیکھ کے کہنے لگا تو شاید آج قطب وقت یا غوث وقت ہوتا اور اکثر شعر پڑھا کرتے تھے۔ عمر گذشتہ و نماز ستجدہ ایسے چند بہ کرم یاد کے صبح کھم شاپن اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ وہ ایک پانا بنایا ہوا شہر رقت کے ساتھ پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

ازدیر تو لے کس ہر یکسے نہایت امیدم کہ روم نامیرہ اور کبھی درد دل سے یہ شعر اپنا پڑھا کرتے تھے۔ باب دیدہ عشاق و خاکیدے کسے ہر اداسے کہ در خون پید ہاے کسے۔ حضرت عورت جلتانہ کے سامنے خالی ہاتھ جانکی حسرت روز بروز آخری عمر میں اپنے غلبہ کرتی گئی تھی بارہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دنیا کے یہود و خریشوں کیلئے میں نے اپنی عمر احق ضائع کر دی۔ ایک مرتبہ حضرت والد صاحب نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشواؤں کے لئے دوڑا جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہیے۔ یہ کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا

اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے۔ یہ دیکھ کر میں چشم پر آب ہو گیا اور پھر اٹکھ
 گئی گئی، اور آپ ہی تعبیر فرمانے لگے کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت ایک کھوٹے پویمہ
 کی طرح ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخر حصہ زندگی کا مصیبت اور غم و خون
 میں ہی گذرنا اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی تھی اور اپنے والد صاحب یعنی میرے دادا صاحب کا ایک شعر بھی سنایا
 کرتے تھے جس کا ایک مصرع راقم کو بھول گیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ”جب تدبیر کرتا ہوں پھر تقدیر منستی ہے“
 اور یہ غم اور درد ان کا سیرانہ سالی میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اسی خیال سے قریباً چھ ماہ پہلے حضرت والد صاحب نے
 اس قصہ کے وہ طبع میں ایک مسجد تعمیر کی کہ جو اس جگہ کی جامع مسجد ہے اور وصیت کی کہ مسجد کے ایک گوشہ میں میری
 قبر ہو تا خدا کے عز و جل کا نام میرے کان میں پڑتا رہے کیا عجب کہ یہی ذریعہ مغفرت ہو چنانچہ جس دن مسجد
 کی عمارت بعد جو مکمل ہو گئی اور شاید فرش کی چند اینٹیں باقی تھیں کہ حضرت والد صاحب صرف چند روز بیا
 رہ کر عرض پیش سے فوت ہو گئے اور اس مسجد کے اسی گوشہ میں جہاں انہوں نے کھڑی ہو کر نشان کیا تھا دفن کیے
 گئے اللہم اس رحمہ وادخلہ الجنة آمین۔ قریباً انسی یا پچاسی برس کی عمر پائی ۔

ان کی یہ حسرت کی باتیں کہ میں نے کیوں دنیا کے لئے وقت عزیز کھویا اب تک میرے دل پر دردناک نڈوال
 رہی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو دنیا کا طالب ہو گا آخر اس حسرت کو ساتھ لے جائیگا جس نے سمجھا ہوا سمجھے
 میری عمر قریباً چونتیس یا بیستیس برس کی ہو گی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔ مجھے ایک شب میں بتلایا گیا تھا
 کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اس وقت لاہور میں تھا جیتھی یہ خواب آیا تھا تب میں جلدی سے قادیان میں
 پہنچا اور ان کو عرض زبیر میں بتلایا یا لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دو سو دن میرے آنے سے فوت ہو جائینگے کیونکہ عرض
 کی نصیحت کم ہو گئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب
 عربہ بزان کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے ہر بات سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کر لو کیونکہ جو کچھ کہنا
 تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی۔ میں آرام کے لئے ایک چوہا رہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی
 سی غنودہ گی ہو کہ مجھے آرام ہو و السماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبدوء ہے اور
 قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہو گا اور مجھے سمجھا یا گیا کہ یہ امام بطور عربی پڑھی
 خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا و حادثہ یہ کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائیگا سبحان اللہ کیا شان
 خداوند عظیم ہے کہ ایک شخص جو اپنی عمر ضائع ہوئے پھر حسرت کرتا ہوا فوت ہوا ہے اس کی وفات کو عربی پڑھی کے
 طور پر بیان فرماتا ہو۔ اس بات کو اکثر لوگ تعجب کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی عربی پڑھی کیا معنی رکھتی ہے۔ مگر یاد ہے
 کہ حضرت عزت جل شانہ جب کسی کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو ایک دوست کی طرح ایسے معاملات اس سے

کرتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا ہنسنا بھی جو حدیثوں میں آیا ہے انہی معنوں کے لحاظ سے ہے +
 اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف سے
 یہ امام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی
 زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا میں پیش آئیں گے تب اسی وقت یہ دوسرا امام ہوا اے اللہ اللہ
 بہاوت عبادت یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس امام نے عجیب سبب سے واپس آنا
 بخشا اور فلا دی مسیح کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اس عجیب و غریب عمل کی قسم تھی کہ
 میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس ہمنام امام کو اپنے طور پر مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیالی دروازوں
 میں بھی نہ تھا میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔ میرے پاس کے دوستوں
 احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ ان کا شمار کہ سکوں۔ اور میرے والد صاحب احوال پر غروب قنات بہت
 ہو گئے ایک پہلادان تھا جو میں نے بذریعہ خدا کے امام کے ایسا رحمت کا نشان دیکھا جس کی نسبت میں خیال
 نہیں کر سکتا کہ میری زندگی میں کبھی منقطع ہو۔ میں نے اس امام کو اتنی دوز میں ایک نیگینہ میں کھد کر اس کی
 انگشتی بنائی جو بڑی حفاظت سے رہا نہ گئی ہوئی ہے غرض میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے
 زیر سایہ والد بزرگوار کے گذری۔ ایک طرف انکا دنیا سے اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف بڑے زور شور سے سلسلہ
 مکالمات الہیہ کا مجھ سے شروع ہوا۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کونسا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت
 شامل حال ہوئی صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرۃً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے
 ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی سو یہ سی کی عنایت ہے میں نے کبھی یہاضات شانہ
 بھی نہیں کیں اور زمانہ حالی کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا اور گرفتار گزینی
 کے التزام کو کوئی چلہ کشی کی اور نہ خلاف سنت کوئی ایسا عمل یہاں تک کیا جس پر خدا تعالیٰ کے کلام میں
 ہو بلکہ میں ہمیشہ ایسے فقیروں اور بدعت شعار لوگوں سے بیزار رہا جو انواع و اقسام کی بدعات میں مبتلا
 ہیں۔ ہاں حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا
 اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کبھی روئے
 انوار سادہ کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس
 سنت اہل بیت رسالت کو سچا لادوں سو میں نے کچھ مدت تک اس التزام موعوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی خیال
 آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا
 کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پختہ طور پر بعض پیچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تیار کر کے وقت پر

حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان دوزلوں کی کسی کو
خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے دوزلوں جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھاتے ہوں
مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کھاسنہ کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرنا گیا یا تاک
کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانیکو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف
چند قدر روٹی میں سے آٹھ پرکے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر
قلات غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔
اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے
پر طے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نمبروں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس اُمت میں گذر چکے ہیں
ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج سنین
و علی ثقی اللہ عنہم وفاطمہ رضی اللہ عنہما کے دیکھا۔ اور یہ خواب تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر
کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور
پر بزرگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر ہو رہا ہے
وہ نورانی ستون جو پر عرش آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے
ان کو دل سے ایسا اعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں
ہو گی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت
کی وکیت ہے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کیے گئے تھے یعنی وہ ایک ذرہ تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ تھا جو اوپر
نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں سمجھ سکتی
لیکن وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔
غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات
تھے۔ ایک اور قارئہ مجھے یہ حال ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی
پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہ کے پہلوان
بھی ہو میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے کے لئے کچھ خطر ہو وہ
خوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے اور جب تک
کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے میرا یقین ہے کہ ایسا منعم پستہ روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔
لیکن ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی

جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شہید یا شہید اختیار کیا اور آخری پورے باغ سے وہ مجنون ہو گئے اور
بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزاری یا دوسرے امراضِ سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کا ماضی
قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے خطرناک قویٰ ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی بجاہرہ
موافق نہیں پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس
کی تجویز سے اپنے تئیں بجاہرہ شہیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار نہ کرے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی
طرت سے کوئی امام ہو اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجالانا ضروری ہے لیکن آجکل کے
اکثر نادان فقیر جو عجاہرات سکھلاتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے +
یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر جسمانی سختی کشی کا حصہ اٹھ یا فوہ
تک لیا اور تھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو
اختیار بھی کیا۔ یہ تو سب کچھ ہوا۔ لیکن بعض حالی سختی کشی کا حصہ ہنوز باقی تھا۔ سو وہ حصہ ان دنوں میں مجھے
اپنی قوم کے مولویوں کی بدزبانی اور بدگوئی اور تکفیر اور توہین اور ایسا ہی دوسرے جملہ کی شتم دہی اور دل آزاری
مل گیا۔ اور جتنی یہ حصہ بھی مجھے ملا میری اسے یہ کہ تیرہ سو برس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کم کسی کو ملا ہوگا
میرے لئے تکفیر کے فتوے طیار ہو کر مجھے تمام شرکوں اور عیسائیوں اور ہر دین کی بدزبانی اور توہین اور قوم کے سفراء
نے اپنے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مجھے وہ گالیاں دیں کہ اب تک مجھے کسی دوسرے کے سوا رخ میں ان کی
نظیر نہیں ملی۔ سو میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ وہ دنوں قسم کی سختی سے میرا امتحان کیا گیا +
اور پھر جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا آغاز ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے اسلام ربیع
مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امام ہوا کہ ابوحنیفہ علیہ السلام نے تندرست ہو
ما اندرا اباعہم و انتا بیدین سبیل الجرمین۔ قلی اتی احریت و اما اذل المؤمنین یعنی ضرور
تجھے قرآن سکھلایا اور اسکے صحیح معنی تیرے پر کھول دیئے یہ اس لئے ہوا کہ تا تو ان لوگوں کو بد انجام دے اور وہ
کہ جو باعث پشت و پشت کی خفالت اور نہ متنبہ کیے جانیکے غلبہ یوں میں پڑ گئے اور ان مجرموں کی راہ
کھل جائے کہ جو ہدایت پہنچے کہ بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہتے ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ اور
اول المؤمنین ہوں۔ اور یہ امام براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے جو انہی دنوں میں دس کو آج اٹھارہ سال
کا عرصہ ہوا ہے میں نے تالیف کر کے شائع کی تھی۔ اس کتاب کے اسامات پر نظر غور ڈالنے سے ہر ایک کو معلوم
ہو جائیگا کہ خدا نے کیوں اور کس غرض سے مجھے اس خدمت پر مامور کیا۔ اور کیا حالت موجودہ زمانہ کی اور صدی
سرسات کو چاہتا تھا یا نہیں کہ کوئی شخص ایسے غربت اسلام کے زمانہ اور کثرت بدعات اور سخت بارش

یروانی حملوں کے دنوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور تجدید دین کے لئے آوے ۔
 اور اس جگہ یہ بات بھی ذکر کرنے کے لائق ہے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ تک اس ملک کے اکثر علماء
 جیسے دعویٰ مجدد ہونے کی تصدیق کرتے تھے اور کم سے کم یہ کہ نہایت محسن جن سے میرے اعانات پر بڑے
 بڑے سخت متعصبوں کو بھی کوئی جرح نہ تھی ۔ اور اکثر ان میں سے بڑی خوشی سے کہتے تھے کہ خدا نے اسلام کے
 لئے چودھویں صدی کو مبارک کیا کہ اپنی طرف سے ایک مجدد بھیجا اور بعض نے ان میں سے نہایت خلاص
 سے براہین احمدیہ کا ریلوے بھی لکھا اور اس میں اس قدر میری تعریف کی کہ جس قدر ایک انسان کسی کامل
 درجہ کے راسخ اور پاک باطن اور خدا رسیدہ اور ہمدرد اسلام کی تعریف کر سکتا ہے ۔ حالانکہ
 اس مولوی صاحب کو یہ بھی معلوم تھا کہ براہین احمدیہ میں وہ امام بھی ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے میرا
 نام عیسے اور مسیح موعود لکھا ہے ۔ غرض اس وقت تک کہ تصریح کے ساتھ میری طرف سے دعویٰ
 مسیح موعود نہ کیا نہیں ہوا تھا اور صرف مجدد چودھویں صدی ہوا امام لوگوں میں مشہور تھا کوئی بڑی مخالفت علماء
 کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ اکثر ان میں مصدق اور مطیع رہے ۔ مگر اس دعویٰ مسیحیت کے وقت میں عجیب
 کا شور علماء میں پھیلا ۔ اور ان میں اکثر لوگوں نے انواع و اقسام کی خیانت سے عوام کو دھوکا دیا اور
 بعض نے ان میں سے میری تکفیر کے بارہ میں استفادہ طیار کیا اور بڑی کوشش کر کے صد ہا کم فہم اور موٹی
 عقل والے لوگوں کے اس پر دستخیز کر لئے ۔ مگر جیسا کہ پہلے آثار نبویہ میں لکھا تھا کہ اس انبیوالے امام
 موعود کی تکفیر ہوگی اس پیشگوئی کو پورا کیا کیونکہ ان پاک نوشتوں کا پورا ہونا ضروری تھا ۔ اور تعجب کہ
 مسیح موعود ہونے کے دعوے میں کوئی ایسی نئی بات نہیں تھی کہ جو براہین احمدیہ میں اس وقت سے
 اٹھارہ برس پہلے درج نہیں ہو چکی تھی ۔ مگر پھر بھی نادان مولویوں نے اس دعوے پر بڑا شور برپا کیا ۔ آخر
 ان کی فتنہ انگیز لڑائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ گھر گھر میں عداوت پڑ گئی مسلمانوں کا ایک گروہ میرے ساتھ ہو گیا اور
 ایک گروہ کج فہم مولویوں کے پیچھے لگا اور ایک گروہ ایسا رہا کہ نہ موافق اور نہ مخالف ۔ اور اگرچہ ہمارا گروہ
 ابھی بکثرت دنیا میں نہیں پھیلا ۔ لیکن پشاور سے لیکر بمبئی اور کلکتہ اور حیدرآباد دکن اور بعض دیار
 عرب تک ہمارے پیرو دنیا میں پھیل گئے ۔ پہلے یہ گروہ پنجاب میں بڑھتا چھوٹا گیا اور اب میں دیکھتا ہوں
 کہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں ترقی کر رہا ہے ۔ ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں ۔ اس
 گروہ میں بہت سے سرکار انگیزی کے ذریعہ عزت و عہدہ دار ہیں جو ڈپٹی کمشنر اور کسٹس اسٹنٹ اور تحصیلدار
 وغیرہ معزز عہدہ دار ہوتے آج ہیں ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر
 تعلیم یافتہ اہل بیت لے جی لے اور اہم لے اور بڑے بڑے تاجر اس جماعت میں داخل ہیں غرض ایسے

تتلت ولاني فويجيا بيت ١٩٢٤
نقطه اعدا و لاني فويجيا بيت ١٩٢٤

تعلیم اعدائہما دیوانی محاکمہ محمد اکبر و اوہ

[illegible]

۴ تیہاروں کی تعطیل رویت اٹالی کے آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔

انجاء الیدیر المحدث

جب حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے متعلق آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ تو نیچے یہ عبارت لکھی۔
 ”کہ بالآخر مولیٰ ثناء اللہ، صاحب سے یہ التماس ہے کہ۔“ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ
 دیں۔ اور جو چاہیں۔ اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔“ اس اشتہار اور اس عبارت
 کے متعلق جواب میں جو عبارت مولیٰ ثناء اللہ نے اپنے ۲۶ اپریل ۱۸۹۷ء والے پرچہ المحدث میں لکھی۔
 وہ یہ ہے:-

”یہ تحریر تمھاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔“
 اب بتلاؤ کہ مولیٰ صاحب کا یہ عبارت لکھنا حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہار کو فیصلہ کا چیلنج سمجھ کر تھا۔ یا کھڑ
 دغا سمجھ کر۔ تو یہ ان کی عبارت کے منشا کے خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مولیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے چیلنج
 فیصلہ کو قبول ہی نہیں کیا۔

اب اس کے بعد یہ شور مٹا کہ مولیٰ ثناء اللہ حضرت مسیح موعودؑ کے آخری فیصلہ کے مطابق صادق ہو چکی ہو
 زندہ ہیں۔ اور مرزا صاحب بھوٹے ہو چکی وہ سے بولو یصاحب پہلے فوت ہو گئے۔ کس قدر بعید از انصاف ہے۔
 ہاں! مولیٰ صاحب اگر چیلنج کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو قبول کرتے۔ تو ضرور ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ حضرت
 مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق اپنے رسالہ ۱۱ عجائز احمدی کے صفحہ ۳۴ پر لکھا۔ اور واضح ہے کہ مولیٰ
 ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔ (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے ہڑ نہیں
 آئینگے۔ (۲) وہی پیشگوئیوں کی اپنی قلم سے تصدیق کرنا لگے لئے موت ہوگی۔ (۳) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے۔ کہ کاذب
 صادق کی زندگی میں پہلے مر جائے۔ تو وہ ضرور پہلے مرینگے۔ (۴) اور سب سے پہلے اس مضمون اور غرضی قصیدہ کے
 مقابلہ سے عاجز اگر جلد تران کی دوسیا ہی ثابت ہو جائیگی۔“

اب دیکھو۔ مولیٰ صاحب نے اس چیلنج کو کماں قبول کیا؟ بلکہ المحدث میں تو حضرت مسیح موعودؑ اس پانچ کو خلا قرآن قرار دیا گیا چنانچہ المحدث
 ۲۶ اپریل ۱۸۹۷ء میں لکھا کہ آپ اس عرصے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے۔ قرآن کو کتاب کہہ کر وہ کائنات کی طرف سے
 ملت ملتی ہے۔ سنو! مکات فی الصلواتا فلیمر و لہ لہ لہ لہ ملا علی اور انا علی لہم لیلہ دوا و اثما پیغ شکے صاف یہ معنی ہیں کہ
 خدا تعالیٰ جو کتب دغا باز مف اور نافرمان لوگوں کو ملے گی دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس ملت میں اور بھی بڑے کام کر لیں۔“
 اب بتلاؤ۔ اور ثناء اللہ کے حامی بولو! المحدث کا یہ نوٹ کیا کتا ہے۔ کیا تمھارے لئے یہ نوٹ کافی نہیں۔ او کیا ان قرآنی
 آیات کی رو سے مولیٰ ثناء اللہ کا حضرت اقدسؑ کے بعد زندہ رہنا اسی کے پرچہ کی بے لے جھوٹا۔ دغا باز مف اور نافرمان
 نہیں ٹھیرا؟ سوچو! اور پھر سوچو! اور پہلے بات کو تولو اور پھر بولو +

ذکرِ حدیثِ حضرت مفتی محمد صادق صاحبِ عظیمہ

سبحان اللہ! حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے ایام کیسے ہی مبارک تھے۔ کہ رات دن ہم صداقت کے نشان دیکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ناز و دھی کی باتیں سن کر اور ان کو پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے ایمان ہر وقت زیادہ ہوتے جیسے تھے۔ ایک صبح حضرت صاحب نے اپنا اہام بنایا۔

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَادِمَكَ دَيْتُ فَأَحْفَظْنِي وَأَنْصُونِي وَارْحَمْنِي

اے میرے رب ہر شے تیری خادم ہے۔ اے میرے رب تو میری حفاظت کر میری نصرت کر اور مجھ پر رحم کر۔
فرمایا۔ دشمنوں کی طرف سے کوئی شر کا منصوبہ ہونے والا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ رحیم ہماری حفاظت اور نصرت کرے گا۔ اور یہ ہماری صداقت کا نشان ہوگا۔

خدا م نے فوراً اس اہام کو یاد کیا۔ اپنے دوسرے دوستوں کو اور شہروں میں لکھا۔ اخبارات میں چھاپا گیا۔ چند ہی روز گزرے تھے۔ کہ خبر آئی کہ جہلم میں ایک معاند نے آپ کے خلاف ایک مقدمہ بنایا ہے۔ اور عدالت سے وارنٹ سناتتی جا رہی ہوئے۔ مقدمہ فوجداری کا ہے۔ خواجہ جمال الدین صاحب وکالت کے واسطے پٹا ور کے تشریف لائے۔ اور ایک انگریز بیرسٹر غالباً آگ لی وی نام لاہور سے لئے گئے۔ حضرت صاحب جمع خدام جہلم تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک شب لاہور میں بر مکان حضرت میاں پراغ دین صاحب مرحوم قیام فرمایا۔ قادیان سے جہلم تک ہر شیش پر جوق در جوق لوگ آئے اور زیارت سے مشرف ہوتے اور جمعیت کرتے۔ جہلم میں مخالفوں سے ایک ہندو سیل کو کھڑا کیا۔ جو نہایت چالاکوں میں مشہور۔ مگر ہمارے وکلاء کا اسپر اور عدالت پر ایسا رعب پڑا کہ ایک ہی پیشی میں معاند کا دعویٰ خارج ہوا۔ خدا کا کلام پورا ہوا۔ اور ہم سب کامیاب اور باہر آدوا پس آئے۔ حضرت مولوی سید عبدالمطیف شہید صاحب بھی اس سفر میں حضرت کے ہمراہ تھے۔ عاجز راقم بھی حضور کے ہمراہ تھا۔ لاہور سے ٹیکشن پر ایک اچھری میاں ہر دین خانہ ماں نے عرض کی کہ یہاں کے ٹیکشن ماسٹر اور دوسرے انگریز حضور کے سلسلہ کے کچھ حالات سننا چاہتے ہیں۔ حضور نے عاجز راقم کو حکم فرمایا۔ میں ہر دین کے ساتھ گیا۔ ٹیکشن ماسٹر کے کمرے میں کئی ایک انگریز جمع تھے۔ عاجز نے انگریزی میں ایک تقریر کی۔ یہیں کھڑی کر دی گئیں۔ کہ جب تک میں تبلیغ کو پورا نہ کر لوں۔ ریل نہ چلے۔ تمام انگریزوں پر عجیب اثر ہوا۔ اور وہ حضرت صاحب کی تعریف کرنے لگے۔

ایسویں صدی کے آخری سالوں کا ذکر ہے۔ جہاں اب مدرسہ احمدیہ ہے۔ یہاں کوئی عمارت نہ تھی۔ مگر ایک چھوٹا سا مٹی کا بنا ہوا تھا۔ ایک صبح ایک انگریز پولیس کی بر دی میں گھوڑے پر سوار آیا۔ کہا۔ میں مرزا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوں۔ اُس کو ایک گڑھی دی گئی۔ اور چوتھے پر بٹھایا گیا۔ اور حضرت صاحب کو اطلاع دی گئی۔ حضور عصا ہاتھ میں لئے ہوئے تشریف لائے۔ اور دوسری گڑھی پر اُس کے سامنے بیٹھ گئے۔ اُس نے کہا۔ مرزا صاحب ہیں آپ کے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا۔ پوچھیے۔ اُس نے اپنی جیب سے ایک پاکٹ بک نکالی اور اُس کے اوراق اُٹھائے لگا۔ گیا کچھ سوالات لکھے ہوئے تھے جن کو دیکھ کر اُس نے پوچھنا تھا۔ ایک طرف سے دوسری طرف تک تمام اوراق اُٹھ گیا۔ کاپی تم ہوگی۔ مگر سوالات کا صفحہ لمبے نہ ملا۔ پھر کچھ لی طرف سے ایک ایک کر کے ورق اُٹھنے شروع کیے۔ اور اول تک پہنچ گیا۔ مگر سوالات کا صفحہ نہ ملا تب اُس پاکٹ بک کو بند کر کے جنب میں رکھ لیا۔ اور کھڑا ہو گیا۔ اور کہا۔ وہ سوال تو اب نہیں ملتے پچھا سالام کرتا ہوں۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اور حضور اندر تشریف لے گئے۔ یہ سبحان اللہ سید روحانی کیلئے ایک کھلم کھلا ہے۔